www.novelsclubb.com
قسمتوں کا لکھا
از قلم رابعہ ملک
Follow us!
Insta:@novelsclubb
FB: Novelsclubb
YouTube:@readwithlaiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قسمتوں کا لکھا

از قلم

ربیعہ ملک

www.novelsclubb.com

قسط نمبر: 1

اکتوبر کے آخری دن تھے۔ سردیوں کی آمد آمد تھی۔ لیکن پھر بھی دن میں سورج اپنی ذمے داری بھرپور طریقے سے سرانجام دے رہا تھا۔ راتیں سرد اور پرسکون تھی۔ ایسے میں طلوع ہوتے سورج کی کرنیں مرزا منشن کے ایک کمرے میں سوئی اس لڑکی کو جگانے میں ناکام ہوتی نظر آ رہی تھی جسے اپنی نیند سے کچھ زیادہ ہی محبت تھی۔

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی سامنے نظر ڈبل سائز بیڈ پر پڑتی ہے بیڈ کی بائیں طرف سے کھڑکی کے پردے کھلے ہوئے تھے اور سورج کی روشنی اندر داخل ہو رہی تھی۔ بیڈ کے پیچھے ایک وسیع تصویر لگی تھی جس میں ایک 22 سالہ لڑکی سر پیچھے کو جھٹکے بھرپور انداز میں مسکرا رہی تھی۔ یہ ایک بہت خوبصورت تصویر تھی جو اس کمرے کی مالکن کی تھی۔

بیڈ کے سائڈ ٹیبلز پر پڑے لیمپ آف پڑے تھے۔ دائیں جانب دیکھا جائے تو ایک

ڈریسنگ ٹیبل پڑا تھا۔جس پر نہایت ہی مہنگے میک اپ پروڈکٹس اور ایکسپنسیو پرفیومز بہت سلیقے سے سجائی گئی تھی۔ڈریسنگ ٹیبل سے کچھ دور وارڈروب کو سیٹ کیا گیا تھا۔اور بیڈ کے سامنے سوفا سیٹ لگایا گیا تھا۔

آسیہ بیگم نے کمرے کا دروازہ کھولا تو انکی توقع کے ایک مطابق وہ سراے سی کمبل میں دیے گھیری نیند سورہی تھی۔

"انابیہ "آٹھ جاؤ 11 بج گئے ہیں۔آسیہ بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے اسے جگانے کی کوشش کی۔"انابیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما سونے دے مجھے میں نے کونسا 12 بجانے ہیں۔انابیہ نے کمبل کے اندر سے آواز لگائی۔

کبھی کسی کی بات مان بھی جایا کرو انابیہ چلو اٹھو!!انہوں نے اسکے سر سے کمبل اُتارتے ہوئے کہا۔۔۔ماما مجھے سونے دیں۔انابیہ نے کمبل درست کرتے ہوئے

کہا۔۔۔اُسکا اٹھنے کا کوئی ارادہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

ٹھیک ہے مجھے صائم نے کہا تھا کہ وہ تمہیں لنچ پر لے کر جائے گا 12 بجے اور میں تمہیں بتا دو۔میں اسے۔۔۔۔

کیا؟آپکو صائم نے کہا تھا۔انابیہ نے انکی بات بیچ میں کاٹتے ہوئے آٹھ کر پوچھا۔

ہاں !اُسنے کہا تھا لیکن تم سوئی رہو میں اسے کہ دو گی کہ تمہیں سونا ہے۔آسیہ بیگم کمرے سے باہر جاتی ہوئے بولی۔۔۔ماما آپکو چاہیے تھا مجھے پہلے بتا تیں ! میں کب سے تو تمہیں جگانے کی کوشش کر رہی ہوں۔انہوں نے واپس اپنا رخ انابیہ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔اوہو کتنا لیٹ ہو گئی ہوں میں ماما میں تیار ہونے جا رہی ہوں۔۔انابیہ نے بیڈ سے اُترتے ہوئے کہا اور واشروم کے اندر گھس گئی۔

یہ اللہ ! !انابیہ آرام سے۔آسیہ بیگم بیڈ شیٹ ٹھیک کرنے میں مصروف ہو گئیں۔توبہ ہے پتہ نہیں یہ لڑکی کب بڑی ہو گی۔

وہ اضطرابی حالات میں لینڈ کروزر ڈرائیو کر رہا تھا۔ایک ہاتھ سے اسٹیئرنگ سنبھالے ہوئے تھا اور دوسرے ہاتھ سے مسلسل

اپنے فون پر کسی کا نمبر ڈائل کر رہا تھا۔لیکن جیسے اس شخص نے آج کال نہ اٹھانے کی قسم کھا رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

...Ah!pick up the call Ayaan

وہاب نے غصے میں اپنا فون ساتھ والی سیٹ پر پھینک دیا۔اور گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھا دی۔

گاڑی ملک ہاؤس کے دروازے پر پہنچی تو گارڈز نے فوراً سے دروازہ کھولا اور وہ گاڑی

کو اندر لے گیا۔گاڑی سے اتر کر وہ سیدھا گھر کی طرف چل دیا گھر کے اندر داخل ہوتے خاموشی نے اُسکا استقبال کیا۔نیوی بلیو کلر کا ڈریس سوٹ پہنے ہاتھ پر مہنگی گھڑی سجائے بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے ہوئے وہ بُہت دلکش لگ رہا تھا۔اُسنے دائیں بائیں نظر گھمائیں بغیر سیڑھیاں پہلانگنی شروع کی اور پہلی منزل پر پہُنچ کر ثمینہ بیگم کے کمرے کی جانب چل دیا۔کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ سامنے اپنے بیڈ پر آرام کر رہیں تھی۔

مما آپ ٹھیک ہے؟کیا ہوا ہے آپکو؟آپ چلے اٹھے میرے ساتھ میں آپکو ڈاکٹر کے پاس لے کر چلو۔۔۔وہاب نے اندر آتے ہی سوال کرنے شروع کر دیے۔

بیٹا میں ٹھیک ہو۔بس بی پی تھوڑا لو ہو گیا تھا۔زیادہ پریشانی والا مسئلہ نہیں ہے۔

آپکو کس نے کہا تھا کچن میں جا کر کام کرنے کو۔وہاب نے پیار سے ماں کا بوسہ لیتے ہوئے کہا اور انکے پاس بیڈ پر ہی بیٹھ گیا۔آپکو پتہ ہے میں کتنا پریشان ہو گیا تھا۔

وہاب پریشان مت ہو بیٹا میں ٹھیک ہو۔اور میں کونسا زیادہ کام کر رہی تھی۔وہ تو

آج ایان کا دل تھا اٹالین پاستا کھانے کو تو میں اسکے لیے وہی بنا رہی تھی۔اور تمہیں یقیناً پاکیزہ نے

بتایا ہوگا۔ ثمینہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے وہاب کو دیکھا۔پاکیزہ انکے گھر کی ملازمہ تھی۔

مجھے کسی نے بھی بتایا ہو۔اس سے کیا فرق پڑتا ہے آپ کچن میں کیوں گئی۔ایان کو تو میں بتاتا ہوا سے ذرا گھر آنے دے۔ہم باہر سے آرڈر بھی کر سکتے تھے۔ویسے مما ایان ہے کہا میں اسے کب سے کالز کر رہا ہوں پر وہ ہمیشہ کی طرح ڈھیٹ اٹھا ہی نہیں رہا۔

وہ اپنے دوستوں کے ساتھ باہر گیا ہے۔ابھی کچھ دیر میں آجائے گا تم اسے کچھ مت کہنا تمہیں پتہ ہے نہ اسے میرے ہاتھ کا ہی زیادہ پسند ہے۔اور وہاب اپنے پاپا سے بھی کچھ مت کہنا وہ بھی تمہاری طرح پریشان ہو جائے گے۔ ثمینہ بیگم نے ایان کی

اطلاع دیتے ہوئے کہا۔اچھا مما میں اُنھیں کچھ نہیں بتاؤ گا پر آپ بھی تو اپنا خیال رکھا کرے۔وہاب ماں کے گلے لگتے ہوئے کے رہا تھا۔

اگر میری اتنی فکر ہے تو پھر مجھے ایک پیاری سی بہو لا دو۔

Not again mama...

ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔اور پاکیزہ اندر آتے ہوئے نظر آئی۔کھانا لگ گیا ہے آپ آجائے۔

ٹھیک ہے ہم آتے ہیں۔ثمینہ بیگم نے کہا تو وہ سر ہلا کر واپس چلی گئی۔چلو اب آئے ہو تو کھانا کھا کر ہی جانا۔۔

اچھا مما آپ جائے میں فریش ہو کر آتا ہوں۔یہ کہہ کر وہاب اپنے کمرے کی طرف چلا گیا اور ثمینہ بیگم ڈائننگ ٹیبل کی طرف چل پڑی۔

ملک ہاؤس میں زاہد ملک اپنی جان عزیز بیوی ثمینہ ملک اور

اپنے دو صاحبزادوں کے ساتھ رہتے تھے۔انکے بڑے صاحبزادے وہاب ملک جو کے انکا غرور ہے۔جو کے ایک 27 سالہ خوبصورت نوجوان ہے۔نہایت ہی سلجھا ہوا اور سلیقہ پسند انسان۔لیکن انہیں لڑکیوں سے الرجی ہے۔اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اپنے والد صاحب کا right hand ہے۔اور ملک ٹیکسٹائل کا ہینڈسم ceo ہے۔اب بات کرتے ہے انکے چھوٹے صاحبزادے کی جنکا نام ہے ایان ملک اور عمر ہے 25 سال اور یہ ملک ہاؤس کے لاڈلے بیٹے ہے۔شرارتوں میں انکا کوئی ثانی نہیں ہے اور پڑھائی میں انہیں کوئی انٹریسٹ نہیں ہے اللہ اللہ کر کے حال ہی میں انہوں نے اپنی یونیورسٹی ختم کی ہے اور اب اپنے دوستوں کے ساتھ سنگل لائف انجوائے کر رہے ہے۔

-

شیشے کے سامنے کھڑی وہ اپنے بال سنوارنے میں مصروف تھی۔اسکے بال کندھے سے تھوڑے نیچے تک آتے تھے۔ گورا رنگ ڈارک براؤن آنکھیں اٹھی ہوئی ناک جس پر سجی باریک سے لونگ اسے مزید خوبصورت بناتی تھی۔ گھٹنوں تک آتی فراک کے ساتھ اُسنے کیپری پہن رکھی تھی۔آنکھوں پر مسکارا اور باریک eyelinerلگائے ہونٹوں پر لائٹ براؤن کلر کی لپسٹک لگائے وہ بلش آن کو آخری ٹچ دے رہی تھی۔اُسنے شیشے پر اپنا جائزہ لیا بیشک وہ دُبلی پتلی سی لڑکی بُہت حسین لگ رہی تھی۔

اوہو ! یار لیٹ ہوگئی میں تو۔۔۔۔ گھڑی پر نظر پڑتے ہی وہ اپنے earingsپہننے لگی۔وہ اپنے اوپر پرفیوم جھڑک رہی تھی جب اسے باہر سے ہارن کی آواز آئی۔

لگتا ہے صائم آ گئے ہیں۔۔۔۔۔بیڈ پر پڑا دوپٹہ کو اٹھاتے ہی اُسنے باہر کی جانب دوڑ لگائی۔

اللہ حافظ ماما میں جا رہی ہوں صائم آ گئے ہیں۔۔۔۔انابیہ نے سیڑھیاں اُترتے ہوئے آسیہ بیگم کو اطلاع دی جو tv دیکھنے میں مصروف تھیں۔

اللہ حافظ بیٹا! دھیان سے جانا اور تم دونوں جلدی واپس آ جانا آج ہادیہ نے انا ہے۔۔۔۔۔

جی ماما مجھے پتہ ہے میں آ جاؤں جی۔۔۔۔۔۔

وہ کہہ کر باہر کی جانب جلدی گیٹ سے باہر نکلتے ہی اُسکی نظر سامنے کھڑی صائم کی گاڑی پر پڑی۔اُسنے اپنے چہرے کے زاویے بدلنا شروع کر دیے۔اس پر نظر پڑتے ہی صائم گاڑی سے نکلا اور انابیہ کے لیے دروازہ کھولا۔

اسلام علیکم۔۔۔۔صائم نے پیار بھرے لہجے میں سلام کیا۔

واعلیکم اسلام۔۔۔۔۔سلام کا جواب دے کے وہ گاڑی میں بیٹھ گئی اسکے بگڑے ہوئے موڈ سے صائم باخوبی اندازہ لگا سکتا تھا کے انابیہ مادام ابھی تک اس سے ناراض ہیں۔۔

وہ آکر گاڑی میں بیٹھا اور ڈرائیو کرنے لگا۔کچھ دیر یونہی خاموشی میں ہی گزر گئے۔

ابھی تک ناراض ہو؟...گاڑی میں پہلی خاموشی کو صائم نے توڑا۔

آپکو اس سے کیا اگر میری ناراضگی کا خیال ہوتا تو کبھی بھی آئس کریم کھلانے سے منع نہیں کرتے۔انابیہ نے شکوہ کیا

انابیہ یار رات کے تین بج رہے تھے مجھے نیند آرہی تھی اور صبح میری میٹنگ تھی۔۔۔اچھا اب لنچ پر لے کر جا تو رہا ہوں نہ۔۔۔انابیہ خاموش رہی۔ویسے پیچھے تمہارے لیے کچھ پڑا ہے۔

انابیہ نے فوراً پیچھے دیکھا تو سیٹ پر گفٹ بیگ پڑا تھا اُسنے وہ پکڑا اور پھر چہرہ سامنے کی

طرف کر لیا۔

کھولو۔۔۔صائم نے اسے کہا

انابیہ نے کھول کر دیکھا تو اس میں بہت ساری چاکلیٹ اور خوبصورت سے گجرے پڑے تھے ساتھ ایک سٹکی نوٹ بھی تھا۔ جس پر لکھا تھا آج کی کافی میری طرف سے رات 12 بجے پرومس! ساتھ ایک ہسنے والا ایموجی بھی تھا۔

انابیہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ کیونکہ یہ بات صرف وہی جانتی تھی کہ صائم کے ہاتھ کی کافی پینے کے لیے اسے کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے تھے لیکن آج وہ خود آفر کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ واقعی بنائے گے کافی۔۔۔؟ انابیہ نے سوالیہ نظروں سے صائم کو دیکھا گویا اسے ابھی تک یقین نہیں آیا تھا۔

ظاہر ہے اب تمہیں منانے کے لیے یہ تو کرنا پڑے گا نہ۔۔۔۔۔

یہ گجرے بہت خوبصورت ہیں صائم۔۔۔انابیہ گجرے پہنتے ہوئے کہہ رہی

تھی۔۔۔شکر تمہارا موڈ تو ٹھیک ہوا۔۔۔۔صائم نے سکھ کا سانس لیا۔۔آپکو کس نے کہا کہ میرا غصہ کم ہو گیا ہے میں ابھی بھی ناراض ہوں۔۔۔صائم کو تنگ کرنے کے لیے اُسنے کہا۔

میں جانتا ہوں تم کبھی بھی مُجھسے ناراض نہیں ہو سکتی انابیہ تم صرف ایکٹنگ کرتی ہو اور بلاشبہ تم ایک بُہت بری ایکٹریس ہو۔۔۔۔۔۔صائم نے انابیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

صائم۔۔۔۔انابیہ نے غصے سی کہا اور پھر دونوں ہسنے لگے۔

www.novelsclubb.com

یاسر مرزا اور داؤد مرزا دونوں بھائیوں میں بُہت محبت تھی۔دونوں بھائیوں کے لیے اپنی اکلوتی بہن اریبہ مرزا جان سے بھی زیادہ عزیز تھی۔والدین کے انتقال

کے بعد یاسر مرزا نے

ہی اپنے دونوں بہن بھائی اور مرزا انڈسٹری کو سنبھالا ہوا ہے۔

مرزا منشن میں خوشیوں نے اپنا سایہ کیا ہوا تھا۔یاسر مرزا کی شادی آسیہ بیگم سے ہوئی اور انکے چار بچے ہے۔پہلی بیٹی 28 سالہ ہادیہ جو کے شادی شدہ ہے۔اور اپنے گھر میں خوش حال ہے۔دوسرا بیٹا 26 حنان جو کہ اکلوتا ہونے کی وجہ سے پورے گھر کا لاڈلہ ہے اور اپنے والد صاحب کے ساتھ ہی کمپنی سنبھال رہا ہے۔تیسری بیٹی 22 سالہ انابیہ جو کے گھر کی شرارتی بیٹی ہے اپنے والد صاحب کی جان ہے اور اس بات کا وہ خوب فائدہ اٹھاتی ہے۔بی۔اے کے بعد پڑھائی کو خیر آباد کہہ کر آج کل گھر میں ہی ہوتی ہے۔اور سب سے چھوٹی بیٹی ہے ہانیہ جو کے 18 سال کی ہے اور ابھی فرسٹ ائیر میں ہے۔

داؤد مرزا کی شادی خالہ زاد مریم سے ہوئی تھی۔اور انکے دو بچے ہیں۔27 سالہ

صائم اور صائم سے 8 سال بڑی بہن ہنہ۔ جب صائم 6 سال کا تھا تو ایک دن اچانک دل کا دورہ پڑنے سے داؤد مرزا اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔

دونوں بہن بھائیوں کو بھائی کی موت نے توڑ کر رکھ دیا تھا لیکن یاسر مرزا نے اپنے بھائی کر گھر والوں کی پوری ذمے داری اٹھائی اور صائم اور ہنہ کو بلکل اپنے بچوں کی طرح پالا۔ صائم انکے لیے بلکل اپنے بیٹے جیسا تھا یا پھر یہ کہنا مناسب ہو گا کہ انہیں صائم حنان سے زیادہ عزیز ہے۔ صائم مرزا اپنے ماسٹرز کی ڈگری کے بعد مرزا انڈسٹری کو کامیابیوں کی بلندی پر پہنچانے کے فرائض باخوبی سرانجام دے رہے ہے۔

اریبہ مرزا کی شادی انکے ماموزاد جابر حسین سے ہوئی تھی اور وہ اپنے دو بچوں بڑا بیٹا 29 سالہ سعد اور چھوٹی بیٹی 25 سالہ ردا کے ساتھ خوش حال زندگی گزار رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

پاپا کل تک آجائے گے مما۔وہ دونوں کھانا کھارہے تھے جب وہاب نے زاہد صاحب کے آنے کی اطلاع دی۔۔۔میری بات ہوئی تھی اُنسے صبح وہ میٹنگ کے لیے تیار ہورہے تھے اللہ انہیں کامیاب کرے۔۔آمین۔۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے دعا کرتے ہوئے کہا۔۔۔ان شاءاللہ یہ پروجیکٹ بھی ہمیں ہی ملے گی مما۔۔۔

السلام وعلیکم۔۔وہ دونوں بات کررہے تھے جب ایان نے اُنکی طرف اتے ہوئے سلام کی۔۔۔۔واؤ کیا باتیں ہورہی ہے ماں بیٹے میں۔۔ایان نے ماں کے پاس ہی جگہ سنبھالی۔۔۔

تم مجھے پہلے یہ بتاؤ تمہارا فون کہاں ہے میں نے کتنی کالز کی ہی تمہیں مما کی طبیعت خراب ہو گئی تھی تمہیں ذرا بھی اندازہ ہے ذراسی بھی فکر ہے مما کی۔۔۔وہاب

نے ایان کو کہا

کیا ہوا مما آپکو آپکی طبیعت خراب ہے تو چلے ہاسپٹل چلتے ہیں اُٹھے۔۔۔۔ایان ماں کے لیے فکر مند ہوتا بولا۔۔۔کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو میں بلکل ٹھیک ہو کیوں پریشان ہو رہے ہیں میرے بیٹے۔بس بی پی لو ہوا تھا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔

مما۔۔۔۔۔plz take care of yourself!!!!

ایان ماں کے گلے لگتے ہوئے بولا۔۔۔میرا بچہ۔۔۔ثمینہ بیگم نے اپنے لاڈلے بیٹے کو بوسہ دیا اور محبت سے اپنے دونوں بچوں کو دیکھا جو اُنکی وجہ سے کتنا پریشان ہو گئے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا مما میں آفس کے لیے نکل رہا ہوں آپ اپنا خیال رکھیے گا اور تم اب کہیں نہیں جاؤ گے مما کے پاس ہی رہنا۔۔۔

Got it........

وہاب نے ماں کو اطلاع دینے کے بعد ایان کو تنبیہہ کیا

.....Got it bhai

اللہ حافظ بیٹا اللہ کے امان۔۔۔۔۔

اللہ حافظ مما۔۔۔الوداع کلام کہنے کے بعد وہ بیرونِ گیٹ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

انابیہ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔وہ دونوں ریسٹورانٹ میں بیٹھے اپنے آرڈر کا ویٹ کر رہے تھے جب صائم نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

کیسی ضروری بات۔۔۔۔۔۔

ابھی نہیں لنچ کے بعد مجھے تمہیں کہیں لے کر جانا ہے وہی پر بات کروں

گا۔.......

اوکے۔۔۔انابیہ کہہ کر کھانے کا ویٹ کرنے لگی۔۔

ویٹر کھانا سرو کر کے گیا تو انابیہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی۔۔آپکو پتہ ہے صائم مجھے کتنی بھوک لگی تھی میں نے تو آج breakfast بھی نہیں کیا۔۔۔۔اب وہ ساتھ ساتھ کھانا کھا رہی تھی اور ساتھ ساتھ اسے اپنے کل اور صبح کے کارنامے بتا رہی تھی جو وہ ناراضگی میں بتانا بھول گئی تھی۔۔اور صائم ہستے ہوئے اُسکی ساری باتیں سن رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا جب تک وہ اُسے ساری باتیں بتائے گی نہیں انابیہ کو سکون نہیں ملے گا۔۔۔۔

انابیہ مرزا صائم کے لیے بے حد ضروری تھی ایک انابیہ ہی تھی جس کی چھوٹی سی چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات وہ بُہت پیار سے توجہ سے اور غور سے سنتا تھا۔دونوں بچپن سے ہی ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے۔ہر مشکل میں دونوں ساتھ پائیں جاتے تھے۔انابیہ مرزا نے بھی صائم کے علاوہ کبھی کوئی دوست نہیں بنایا تھا

www.novelsclubb.com

کیونکہ وہ جانتی تھی اسکے لیے صائم ہی بُہت ہے۔صائم اُسکا سب سے اچھا دوست تھا اور کب

یہ دوستی محبت میں بدلی انابیہ کو پتہ ہی نہ چلا لیکن آج تک وہ یہ بات صائم کو نہیں بتا پائی تھی اور نہ ہی یہ جان پائی تھی کے صائم کے دل میں اسکے لیے کیا ہے۔۔۔۔۔

اور صبح صبح مجھے ماما سے ڈانٹ پڑ گئی۔۔

تو تم کیوں انہیں تنگ کرتی ہو۔۔صائم نے انابیہ کے کان کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ارے ارے!!!!چھوڑے میرے کان میں کہا تنگ کرتی ہوں وہ تو اب میری آنکھ نہیں کھلتی اتنی جلدی اس میں میری کیا غلطی ہے بتائے آپ؟؟؟؟انابیہ نے معصوم سامنہ بنا کر پوچھا تو صائم اُسے دیکھ کر ہنس پڑا۔۔۔۔

سدھر جاؤ تم لڑکی ورنہ بڑی ماما کی فائنگ چپل سے نہ میں تمہیں بچا سکوں گا اور نہ ہی بڑے پاپا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

صائم نے ہنستے ہوئے اُسے وارن کیا اور بل پے کر کے چلنے کا کہا۔۔۔۔۔

ویسے صائم ہم کہاں جا رہے ہیں اور آپکو مجھ سے کیسی ضروری بات کرنی تھی؟۔۔۔۔

یہ سب میں تمہیں وہاں پہنچ کر بتاؤ گا۔۔۔۔

پر صائم ہم جا کہا رہے ہیں؟۔۔۔انابیہ نے سوالیہ نظروں سے دوبارہ پوچھا۔۔۔۔

انابیہ بس تھوڑا سا صبر صرف 15 منٹ کی ڈرائیو پر ہی ہے اس لیے تھوڑا سا ویٹ کرو۔۔

اوکے انابیہ نے ہار مانتے ہوئے کہا اور اپنے موبائل میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔

پہنچ گئے ہم۔۔۔اپارٹمنٹ کے باہر گاڑی پارک کرتے ہوئے صائم نے انابیہ کو اطلاع دی جو اپنے موبائل پر انسٹا گرام سکرال کرنے

میں مصروف تھی۔وہ دونوں گاڑی سے باہر نکلے تو انابیہ کی نظر اپارٹمنٹ کے گیٹ پر لگی nameplate پر پڑی۔

"داؤد مرزا"۔۔۔۔اُسنے زیرِلب نام دہرایا۔

چاچو کے نام کی nameplate یہاں کیوں لگی ہے صائم۔۔۔اُسنے حیران ہوتے ہوئے صائم سے پوچھا۔۔۔اندر چل کر بات کرتے ہیں۔صائم کہہ کر اندر کی جانب چل پڑا۔

مین گیٹ سے اندر داخل ہوتے دائیں جانب ایک بُہت ہی خوبصورت گارڈن بنایا گیا تھا۔۔۔انابیہ پورچ پر چلتے ہوئے گھر کا جائزہ لے رہی تھی جب صائم نے گھر کا اندرونی دروازہ کھولا اور دونوں اندر چل دیئے۔گھر داخل ہوتے ہی سامنے نظر tv لاؤنج پر پڑتی ہے جہاں 7 سیٹر سوفا سیٹ کیا گیا تھا۔دائیں جانب اوپن کچن بنایا گیا تھا اور بائیں جانب دو کمرے تھے۔یہ گھر دو منزل پر مشتمل تھا۔اوپر والے پورشن میں دو کمرے اور ایک سٹور روم سیٹ کیا گیا تھا۔اور ایک کونے میں بالکونی کو بُہت ہی

نفاست اور خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

چاچو اور ہنہ آپی کی تصویریں یہاں پر کیو لگی ہیں صائم۔ یہ کس کا گھر ہے۔ tv لاؤنج پر لگی تصویروں کو دیکھ کر انابیہ نے سنجیدگی سے پوچھا تو صائم نے ایک زور کا سانس لیا اور خود کو وہ سب کہنے کے لیے تیار کیا جس کے لیے وہ انابیہ کو یہاں لایا تھا۔

انابیہ میں بُہت چھوٹا تھا جب پاپا چلے گئے۔ بچپن سے لے کر آج تک بڑے پاپا نے کبھی ہمیں پاپا کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ آج میں جو کچھ بھی ہوں جس مقام پر بھی ہوں صرف اور صرف بڑے پاپا کی بدولت ہوں۔ میں اب مزید بڑے پاپا پر بوجھ نہیں بن سکتا۔ ماما مجھے شادی کے لیے فورس

www.novelsclubb.com

کر رہی ہیں۔ بڑے پاپا بھی یہی چاہتے ہیں کے سعد اور ہنان کے ساتھ وہ میری شادی بھی کر دیں اس لیے اپنی ذمے داری اب میں خود اٹھانا چاہتا ہوں۔

میں اور ماما یہاں شفٹ ہو رہے ہیں انابیہ۔ گھر میں سب یہ بات جانتے ہیں صرف

تم ہی تھی جسے بتانے سے میں نے سب کو منع کیا تھا۔میں تمہیں یہ سب خود بتانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

صائم نے اپنی بات مکمل کر کے انابیہ کی جانب دیکھا تو وہ بے یقینی سے اُسے دیکھ رہی تھی اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ گویا وہ یہ سب سمجھنا ہی نہ چاہتی ہو۔یہ بات اسکے علم میں تو تھی کے صائم داؤد صاحب کا خریدا ہوا پلاٹ بنوا رہا ہے اور جب مکمل ہو گا تو وہ شفٹ بھی ہو جائے گا لیکن اُسنے کبھی یہ تلخ حقیقت صائم سے نہ جانیں چاہی تھی پر جب آج وہ سچ خود ہی سامنے آکر کھڑا ہو گیا تو وہ یقین نہیں کرنا چاہتی تھی۔

لیکن آپکا یہاں شفٹ ہونا ضروری تو نہیں ہے صائم۔ہم سب ایک ساتھ ایک گھر میں بھی تو رہ سکتے ہیں۔یہ گھر ہم کرائے پر بھی تو دے سکتے ہیں نہ۔آپ یہاں شفٹ کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔۔انابیہ جذباتی ہوتے بولی۔

انابیہ یہ گھر پاپا نے خریدا تھا۔میں نے اسے بُہت محبت اور محنت سے بنایا ہے۔اگر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پاپا ہوتے تو وہ یہی چاہتے نا کے ہم یہاں رہیں۔میں جب بھی یہاں آتا ہوں مجھے ایسا لگتا ہے پاپا اور ہنہ آپی یہی ھیں میرے پاس۔پاپا کا خواب تھا اوڈ آٹو موبائل جو میں پورا کرنا چاہتا ہوں انابیہ۔لیکن میں وعدہ کرتا ہوں میں پاپا کا خواب پورا کرتے کرتے بڑے پاپا کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔مجھے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے

انابیہ----

صائم نے انابیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا-------------

آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر یہاں آجائے گے صائم میں اپنے دن کی کہانی کسے سناؤ گی---

انابیہ نے روتے ہوئے کہا تو صائم نا چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا اور اسکی ناک کھینچی جو رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی---

آف کورس مجھے سناؤ گی اور کسے سناؤ گی۔خبر دار جو تم نے کوئی اور دوست بنانے کی

کوشش کی تو اور تم سے کس نے کہا کہ تم اکیلی ہو گھر سب تو ہوں گے تمہارے پاس اور میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں انابیہ تم ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ پاؤں گی۔۔۔صائم نے انابیہ کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔

مجھے کوئی اور دوست بنانے بھی نہیں ہیں آپ ہی کافی ہیں۔لیکن آپ بھی پرومس کریں ہر saturday کو اپنے ہاتھ کی کافی پلایا کریں گے۔۔۔

I promise---------------

صائم نے مسکراتے ہوئے کہا وہ جانتا تھا کے انابیہ کا اسکے بغیر رہنا مشکل ہے لیکن وہ میری خوشی کے لیے مان جائے گی اور یہی ہوا تھا انابیہ نے کوئی احتجاج نہیں کیا تھا کیوں کہ وہ چاہتی تھی صائم کا ہر خواب پورا ہو وہ ہمیشہ اُسے کامیابیوں کی بلندی پر دیکھنا چاہتی تھی۔

اگر آج چاچو اور ہنہ آپی ہوتی تو انکو آپ پر بُہت فخر ہوتا۔۔۔انابیہ نے تصویروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔صائم نے ان تصویروں کو دیکھا آنسو خود بہ خود اسکی

آنکھوں سے بہنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چلو تمہیں اوپر والا پورشن دکھاتا ہوں
۔۔۔ صائم اپنے

آنسوؤں صاف کرتا اُسے اوپر کی جانب لے گیا۔۔۔۔۔۔

یہ کمرہ میرا ہے اور ساتھ والا میں نے ماما کے لیے سیٹ کروایا ہے۔۔۔ وہ اُسے کمرے کے بارے میں بتا رہا تھا جب اُسے کال آنے لگی۔۔۔ انابیہ آفس سے کال آرہی ہے میں اٹینڈ کر کے آتا ہوں۔۔ وہ اُسے اطلاع دے کر نیچے کی جانب چلا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

انابیہ کمرے کا جائزہ لے کر باہر نکلی تو اسکی نظر سامنے بالکونی کے دروازے پر پڑی وہ اس جانب چلی گئی۔۔۔۔

بالکونی میں داخل ہوتے ہی ٹھنڈی ہوا نے اُسکا استقبال کیا۔ وہ باہر کا جائزہ لے رہی تھی یہ گھر ایک پوش علاقے میں واقعہ تھا۔ آس پاس جہاں بھی نظر پڑتی خوبصورت

گھر ہی دکھائی دیتے تھے۔وہ جائزہ لینے میں مصروف تھی جب اسکی سانس اکھڑنا شروع ہوئی۔۔۔لگتا ہے دسٹ کی وجہ سے پروبلم ہو رہی ہے۔میرا پمپ اوہ یااللہ وہ تو میں جلدی میں لانا بھول گئی۔۔۔۔انابیہ نے زور زور سے سانس لیتے ہوئے خود کو کوسا۔۔۔بالکونی سے باہر نکل کر وہ وہی دیوار کے ساتھ بیٹھ گئی اُسے سانس لینے میں بُہت تکلیف ہو رہی تھی آنکھیں پانی سے بڑھ گئی

تھی۔۔۔صائم۔۔۔۔۔صائم۔۔۔۔۔

وہ callاٹینڈ کر کے اوپر کی جانب آرہا تھا۔جب اُسے انابیہ کی کانپتی ہوئے آواز سنائی دی۔وہ فوراًاُسکی جانب بڑھا۔

انابیہ کو اس حالت میں دیکھتے اُسے سمجھ آگئی کے انابیہ کو asthmaاٹیک ہوا ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ تمہارا پمپ کہاں ہے؟۔صائم نے اُسکا چہرہ تھپتھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔انابیہ کی آنکھیں بند ہو رہی تھی اُسنے اپنا سر صائم کے کندھوں پر رکھ

دیا۔

مممم۔۔میں بھول۔۔۔۔۔۔گئی۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُکھڑی ہوئی سانس میں اٹک

اٹک کر بولا۔۔۔۔۔

انابیہ تم کیسے بھول سکتی ہو۔۔۔ایک منٹ گاڑی میں پمپ

رکھا ہے میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔اُسنے باہر کی جانب دوڑ لگائی اور واپسی پر پمپ اسکے

ہاتھ میں تھا جو اُسنے بناتا خیر کے انابیہ کو دیا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو اب۔۔۔اُسنے فکر مند ہو کر پوچھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہوں اب۔۔۔انابیہ پھولے ہوئے سانس کے ساتھ مسکرا کر بولی۔۔۔۔ چلو

نیچے چل کر صوفے پر بیٹھو۔وہ اُسے لے کر نیچے چلا گیا اُسے صوفے پر بیٹھا کر خود

کچن کی جانب چل پڑا۔۔۔۔۔یہ لو پانی پی لو۔۔صائم نے انابیہ کو گلاس پکڑاتے

ہوئے کہا۔۔۔۔۔تھینک یو آپ پریشان نہ ہوں میں ٹھیک ہوں اب یہ تو میرے

لیے نارمل ہے صائم۔۔۔۔

تم اتنی لاپرواہ کیسے ہو سکتی ہو انابیہ وہ تو اللہ کا شکر ہے کے میں نے تمہاری لاپروائی کی وجہ سے گاڑی میں پمپ رکھا ہوا تھا اگر خدانا خواستہ گاڑی میں بھی پمپ نے ہوتا تو۔تم کل میرے ساتھ ہاسپٹل چل رہی ہو تمہارا asthma زیادہ ہی سیور ہوتا جا رہا ہے۔

صائم میں ٹھیک ہوں وہاں ڈسٹ تھی جس وجہ سے بس پروبلم ہو گئی کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

یہ چھوٹی بات نہیں ہے انابیہ تمہاری سانس بند ہو رہی تھی چہرہ تمہارا نیلا پڑ گیا تھا۔میں تمہیں دیکھ کر کتنا ڈر گیا تھا۔پلز انابیہ اس معاملے میں لاپروائی نہ کیا کرو۔

صائم نے فکر مندی ظاہر کرتے ہوئے کہا تو انابیہ مسکرا دی۔

آئندہ نہیں بھولوں گی۔اب گھر چلے 5 بج گئے ہیں ماما نے کہا تھا جلدی گھر آجانا ہادیہ آپی آرہی ہیں۔۔

ہاں بڑے پاپا نے پھوپو کو بھی انوایٹ کیا ہے تا کہ سب کو ہمارے شفٹ ہونے کا بتا

سکیں۔میں بھی اب گھر چلوں گا آفس

سے آف لے لیا تھا میں نے۔۔۔گھر کو لاک کرتے وہ گاڑی کی جانب چل دیئے۔

صائم کیا آپ کسی کو پسند کرتے ہیں؟۔۔۔۔۔وہ خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا جب انابیہ نے سوال کیا۔اسکے یوں اچانک پوچھنے پر صائم نے چونک کر اُسے دیکھا۔

اس بارے میں آج مجھے بڑے پاپا سے بات کرنی ہے۔مجھے یقین ہے فیصلہ میرے حق میں ہی آئے گا۔۔

تو واقع ہی آپ شادی کے لیے ہاں کر رہے ہیں۔کون ہے وہ لڑکی۔۔۔انابیہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔

اسکا جواب تمہیں صحیح وقت آنے پر دوں گا۔۔۔

وہ یہ بات کہہ کر ڈرائیونگ میں مصروف ہو گیا اور انابیہ کے دل و دماغ میں اس وقت صرف یہی بات گھوم رہی تھی کہ صائم واقع کسی کو پسند کرتا ہے اگر وہ لڑکی

میں نہ ہوئی تو؟ کیا صائم پر میرا اب کوئی حق نہیں رہے گا وہ تو بچپن سے ہی صائم کو صرف اپنا سمجھتی تھی.. اُسے اپنی ملکیت سمجھ کر اُس پر حق جتاتی تھی۔ اسکی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر اسکی رخسار پر بہ گیا۔ پھر اُسنے صائم کی جانب دیکھا اور سوچا کہ کیا میں صائم کو کھونے کی ہمت رکھتی ہوں اور اسکے دل سے صرف ایک ہی جواب آیا نہیں۔ صائم اُسے اج بے حد خوش لگ رہا تھا۔ اُسنے اپنے آپ سے وعدہ کیا کے وہ صائم سے اپنے دل کی بات ضرور کرے گی۔ اور اگر اسکی خوشی کسی اور میں ہوئی تو وہ خود ہی پیچھے ہو جائے گی۔

www.novelsclubb.com

!!!!What's up Buddy

وہ اپنے آفس میں بیٹھا فائل پڑھنے میں مصروف تھا جب سعد نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔

کچھ نہیں یار بس فائل اسٹڈی کر رہا ہوں۔مجھے یہ deal کچھ خاص فائدے مند نہیں لگ رہی۔۔۔وہاب نے فائل سائڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔دیکھو ملک ٹیکسٹائل کا لیگل ایڈوائزر ہونے کی حیثیت سے میں تو یہی کہوں گا کہ یہ deal ڈن مت کرو اس میں فائدہ کوئی بھی نہیں ہے۔۔ہمیں پروفیٹ بھی نہ ملے اور ہم اپنے ورکرز کو overtime کرنے کا کہیں وہ بھی بغیر بونس کے انکل کبھی نہیں مانیں گے۔۔۔سعد نے اپنی بات مکمل کی۔۔۔۔

ہمم!!!! تم ٹھیک کہہ رہے ہو پاپا نے کوئی پوزیٹو رسپانس نہیں دیا اس deal کو لے کر۔۔۔

ویسے انکل کب آرہے ہے اور آنٹی کی طبیعت کیسی ہے؟؟؟؟

پاپا تو صبح آرہے ہیں اور ماما کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے bp لو ہو گیا تھا انکا اب بہتر

ہیں ایان انکے پاس ہی ہے۔۔۔۔

تم آنٹی کی بات مان کیوں نہیں جاتے وہاب؟

کونسی بات؟؟ وہاب نے مکمل طور پر لاعلمی کا اظہار کیا۔۔۔ سعد نے زور کا سانس لیا۔ شادی کرلو وہاب۔۔۔۔۔ تم سب کے پاس میری شادی کے علاوہ کوئی ٹاپک نہیں ہوتا بات کرنے کے لیے۔ وہاب نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔ وہاب آنٹی انکل تمہاری وجہ سے پریشان ہیں کوئی اچھی سے لڑکی دیکھو اور ہاں کردو شادی کے لیے ضروری نہیں تمہارے ساتھ بھی وہی ہو جو زین کے ساتھ ہوا تھا۔ تم نے اس واقعے کو ذہن میں بیٹھا لیا ہے۔ ہر لڑکی ایک جیسی نہیں ہوتی وہاب۔ اپنے لیے نہ سہی اپنے والدین کے لیے اُنکی خوشی کے لیے ہی ہاں کردو۔۔۔۔۔

سعد نے وہاب کو سمجھانے کی پوری کوشش کی جس نے شادی نہیں کرنے کی قسم کھا رکھی تھی۔۔۔۔

تم میری چھوڑو اپنی شادی کی تیاری کرو جو دو ہفتے بعد طے پائی ہے۔۔۔وہاب نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔

اوہ یار اُسی سلسلے میں آیا تھا میں بڑے ماموں نے اج گھر پر انوایٹ کیا ہے اس لیے میں جلدی گھر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تم مجھے بتانے آئے ہو یا اجازت مانگنے آئے ہو۔۔۔۔۔

یہ میں تمہیں بتانے آیا ہوں بڑی۔۔۔۔سعد نے اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے دل جلانے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

....Get out from my office right now

وہاب نے اُسے باہر کا راستہ دکھایا جس کہ جواب میں سعد نے اپنے دانتوں کی بھرپور نمائش کی۔۔۔۔

باہر جاتے ہوئے وہ رُکا اور وہاب کو دیکھا "میری بات پر غور ضرور کرنا" کہہ کر باہر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔

پیچھے وہاب کے ذہن میں اب سعد کی باتیں گھوم رہی تھی۔۔۔۔

"میں بھی کس idiot کی باتوں میں آرہا ہوں۔"

وہاب نے تمام باتوں کو ذہن سے جھٹکا اور دوبارہ کام کرنے میں مصروف ہو گیا۔۔

تم ٹھیک ہو نہ اب۔۔۔۔ گاڑی سے اترتے ہوئے صائم نے انابیہ سے پوچھا.... میں اب بلکل ٹھیک ہوں صائم اور پلز بابا کو مت بتائیے گا نہیں تو بُہت ڈانٹ پڑے گی۔۔ انابیہ نے سفارش کرتے ہوئے کہا۔۔۔ نہیں بتاؤں گا لیکن اب کوئی لاپرواہی نہیں او کے۔۔۔۔

وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے کچن کی طرف چل دیئے جہاں سے کھانے کی۔ خوشبو آرہی تھی۔ کچن میں آسیہ بیگم اور مریم

بیگم کھانا بنانے میں مصروف تھی جب کے ہانیہ بیچاری اُنکی مدد کرنے کے چکر میں

www.novelsclubb.com

ہلکان ہو رہی تھی۔

السلام و علیکم !!!! دونوں نے اندر اتے سب کو سلام کیا۔

وا علیکم اسلام آ گئے تم دونوں چلو صائم تم جا کر اب ریڈی ہو جاؤ اور تم انابیہ اؤ اور ہماری مدد کرو۔۔۔۔آسیہ بیگم نے حکم صادر کرتے ہوئے کہا۔۔۔سوری ماما لیکن آپ جانتی ہے جس دن انابیہ کچن میں کام کرے گی اس دن سورج۔۔۔اہ اہ اہ۔۔۔ماما!!!!!!!!ابھی انابیہ ڈرامائی انداز میں بات کر رہی تھی کے آسیہ بیگم نے اسکے کان کھینچے۔۔۔۔ہاں تو بتاؤ اب کیا کہہ رہی تھی تم۔۔۔۔۔۔۔

ارے بڑی ماما چھوڑے اُسے۔صائم نے انابیہ کو بچاتے ہوئے کہا۔۔۔میں بتا رہی ہو تم نے اور اسکے باپ نے بگاڑ دیا ہے اسے ہر وقت بس شرارتوں میں ہی لگی رہتی ہے کوئی کام نہیں اتا اسے سسرال میں ناک کٹوائے گی۔۔۔بڑی ماما ساری عمر پڑی ہے اسکی کام کرنے کے لیے آپ کیوں پریشان ہو رہی ہے۔ویسے بھی ہماری انابیہ ایسے ہی شرارتیں کرتی ہوئی ہم سب کو تنگ کرتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہے۔کام کرتے

ہوئے تو مجھے یہ ہماری انابیہ لگتی ہی نہیں ہے۔۔۔صائم نے انابیہ کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اس لیے تو یہ ہواؤں میں اڑتی پھرتی ہے کہ تم اور یاسر صاحب اسے کچھ کہنے جو نہیں دیتے۔۔۔۔۔۔آسیہ بیگم نے ناراضگی سے کہا۔۔۔۔

ارے ماما آپ کیوں پریشان ہو رہی ہے میں ابھی جا کر اچھا سا تیار ہو کر آتی ہو اور آپکو خوش کرتی ہو یہ کیا کسی کام سے کم ہے۔۔۔انابیہ ماں کے قریب ہو کر بولتی جلدی سے اوپر

www.novelsclubb.com

کی جانب بھاگی تھی نہیں تو عین ممکن تھا کہ اُسے فلائنگ چپل ریسیو ہو جاتی۔

دیکھا دیکھا یہ لڑکی کام کرنے کی بجائے اسے تیار ہونے کی پڑی ہے۔۔۔آسیہ بیگم نے صائم سے شکایت کی۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا بھابھی ابھی بچی ہے ویسے بھی سب مکمل ہو گیا ہے اُسے تیار ہونے

دے۔۔۔۔مریم بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا آخر کو وہ اُنکی لاڈلی جو تھی۔۔۔۔

ویسے ابھی تک بڑے پاپا اور حنان نہیں آئے؟؟؟؟؟

وہ آفس سے نکل گئے ہے تھوڑی دیر تک پہنچ جائے گے۔۔۔آسیہ بیگم صائم کی بات کا جواب دیتی کام میں مصروف ہوگئی اور صائم بھی ریڈی ہونے کے لیے اپنے کمرے کی جانب چل پڑا۔

انابیہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو جو مسکراہٹ کچھ دیر پہلے اسکے چہرے پر تھی اب اُسکا نام و نشان تک وہاں نہیں تھا۔وہ اب بے حد سنجیدہ تھی اور اسکی سوچ کا مرکز صرف اور صرف صائم ہی تھا۔صوفے پر بیٹھتے ہوئے اُسنے ایک زور کا سانس لیا۔"آخر صائم کو بابا سے کیسی ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔۔۔۔۔انابیہ سوچتی ہوئی بر برائی اور اپنا سر ہاتھوں میں گرا دیا۔وہ جتنا دوسروں کے سامنے مضبوط بنتی تھی حقیقت میں وہ ایک بہت ہی چھوٹے دل کی مالک تھی۔بہت زیادہ

sensitive تھی۔اور صائم کو لے کر تو وہ کچھ زیادہ ہی پوسیسیو تھی اس لیے یہ سوچ سوچ کر ہی اُسکا دل بند ہو رہا تھا کے اگر صائم کسی کو پسند کرتا ہوا تو۔۔۔۔

آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی آپی۔ بابا بھائی اور ہادیہ آپی لوگ بھی آ گئے ہے۔۔۔۔ہانیہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اُسے یوں

www.novelsclubb.com

بیٹھے دیکھ کر کہا۔۔۔

ہاں میں بس ہو رہی ہو ریڈی۔۔انابیہ یہ کہہ کر وارڈروب کی جانب چل پڑی۔۔۔

آپی وہ آپکا sky blue کلر کا فراق چاہیے تھا مجھے پلز پلز دے دے اج کے لیے۔۔۔ہانیہ نے معصوم سا منہ بناتے ہوئے کہا تو انابیہ نے وارڈروب سے ڈریس نکالتے ہوئے اُسے پکڑا دیا۔۔۔۔

یہ پکڑو اور نکلو یہاں سے۔۔۔۔۔

ہائےاللہ thank you آپی۔۔۔ہانیہ بہن کے گلے لگتے باہر کی جانب چل دی تو

انابیہ بھی ریڈی ہونے لگی۔

یہ لڑکی سب سے پہلے تیار ہونے کے لیے گئ تھی لیکن ابھی تک تیار ہو کر نہیں

آئی۔۔۔۔سب tv لاؤنج میں جمع تھے جب آسیہ بیگم نے انابیہ کی غیر موجودگی

کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔"السلام وعلیکم!!!!!اوہ تو یہاں پر میری کمی

محسوس ہو رہی تھی کسی کو"انابیہ نے ماں کے پیچھے سے نمودار ہوتے ہوئے اُنکے

رخسار کھینچتے ہوئے کہا اور یاسر صاحب کے گلے لگی۔۔۔۔

بابا!!!!!یاسر صاحب نے پیار سے اپنی لاڈلی بیٹی کو بوسا دیا۔۔۔نانا ابو یہ تو

چیٹنگ ہے آپ سب انابیہ انی سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔۔۔۔۔4سالہ نوال

اپنے نانا سے شکایت کرتے ہوئے بولی تو سب ہنس پڑے۔۔۔۔آپی کیسی ہے آپ اور جیجو آپ بتائیں میری بہن آپکو ٹف ٹائم تو نہیں دے رہی نہ۔۔۔۔۔انابیہ نے ہادیہ سے پوچھتے ہوئے فہد کو تنگ کیا۔۔۔

جی نہیں سالی صاحبہ۔۔۔فہد نے بھی ہستے ہوئے جواب دیا۔

میری طرف سے سب کو اسلام و علیکم سعد نے اندر داخل

ہوتے ہوئے سب کو سلام کیا اسکے پیچھے ہی ردا، جابر صاحب، اور اریبہ بیگم تھی۔

وا علیکم اسلام یاسر صاحب نے پر جوش طریقے سے انکا استقبال کیا۔سب سے ملنے کے بعد وہ لوگ tv لاؤنج میں ہی بیٹھ گئے۔

خوشی چیک کر رہے ہو اسکی تم دو ہفتوں کا بھی صبر نہیں ہو رہا ہے اس سے۔۔۔۔وہ تینوں ایک ساتھ بیٹھے تھے جب سعد کو فون استعمال کرتے ہوئے دیکھ صائم نے سعد کے ہاتھ سے موبائل لیتے ہوئے حنان سے کہا۔۔۔۔

یار صائم میرا فون واپس کرو تمہاری بھابھی سے بات کر رہا ہو یار۔۔۔۔سعد نے التجائی انداز میں کہا تو حنان اور صائم قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔۔۔۔اگر تو نے فون استعمال کرنا ہے تو باہر دفعہ ہو جا۔۔صائم نے فون اپنی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

تم دونوں سے بھی گن گن کر بدلے لوگا میں۔۔۔۔

لے لینا لے لینا لیکن ابھی ہمارے ساتھ ٹائم سپند کرو ویسے بھی دو ہفتے بعد تمنے پرایا ہو جانا ہے۔۔۔۔صائم کے کہنے پر تینوں ہنس پڑے۔

ارے ردا بھابھی وہاں کیا دیکھ رہی ہے۔۔۔۔انابیہ نے بھابھی پر زور دیتے ہوئے کہا تو ردا جو حنان کو دیکھنے میں مصروف تھی ہڑبڑا کر انابیہ کی جانب گھومی۔۔۔نہیں میں تو کچھ بھی نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ردا کے یوں کہنے سے انابیہ ہنسنے لگی۔۔۔۔ارے بھابھی جان دیکھے دیکھے جی بھر کر دیکھے اب آپ کے ہی ہے ہم کون ہوتے ہے روکنے والے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے تنگ کرتے ہوئے کہا تو وہ شرما گئی۔۔۔

چلو لڑکیوں کھانا لگواؤ!!!! آسیہ بیگم نے ہانیہ اور انابیہ کو کہا تو اُنکے ساتھ ہادیہ اور ردا بھی کچن کی جانب چل پڑی۔

سب خوشگوار ماحول میں بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے جب صائم کی نظر انابیہ پر پڑی جو کھیر کا چمچ منہ میں ڈالنے والی تھی۔

انابیہ۔۔۔کھیر میں بادام ڈالے ہوئے ہے اور dry فروٹس سے تمہیں asthma کی پروبلم ہو گی۔اس لیے کھیر مت کھاؤ۔۔۔

ہاں تم سہی کہہ رہے ہو صائم اج سب کے لیے بنانی تھی کھیر تو اس وجہ سی میں نے بادام ڈال دیئے تھے پر مجھے انابیہ کو بتانا یاد ہی نہیں رہا تم نہ دیکھتے تو اسکی طبیعت

خراب ہو جاتی۔۔۔ مریم بیگم نے پریشانی میں انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن چچی تھوڑی سے تو کھا سکتی ہو نہ۔۔۔۔۔۔انابیہ نے ضد کرتے ہوئے کہا۔۔۔ بلکل نہیں تھوڑی سے بھی نہیں۔۔۔ مریم بیگم کی بجائے صائم نے جواب دیا۔

لیکن صائم۔۔۔۔ صائم بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے انابیہ تمہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کے تمہاری صحت کے لیے کیا چیز بہتر ہے اور کیا نہیں۔۔۔۔انابیہ کی بات کاٹتے ہوئے یاسر صاحب نے کہا۔۔

اوکے بابا جیسا آپ کہے۔۔ باب کے کہنے پر انابیہ نے باؤل واپس رکھ دیا۔ وہ لاڈلی ہونے کی وجہ سے یاسر صاحب سے ہر بات منوا لیتی تھی لیکن وہ جانتی تھی کے وہ اسکی صحت کو لے کر کبھی بھی compromise نہیں کرے گے اس لیے بغیر ضد کے وہ کھانے میں مصروف ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

کھانے کے بعد سب بڑے بیٹھے چائے پینے میں مصروف تھے جب کے یو نگ

جنریشن باہر بیٹھے ایس کریم کھانے میں

مصروف تھے۔نوال بھی اُنکے ساتھ ہی موجود تھی۔

صائم بھائی میں آپکو بہت مس کروں گی۔۔۔۔ہانیہ نے ایمو شنل ہوتے ہوئے

کہا۔۔۔تم تو ایسے سینٹی ہو رہی ہو جیسے صائم یہاں سے رخصت ہو کر جا رہا ہے

اتنی اُداس تو انابیہ بھی نہیں ہے جتنی تم ہو رہی ہو ہانیہ۔۔۔۔سعد نے ہانیہ کو تنگ

کرتے ہوئے کہا تو سب قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔۔۔۔۔

سب سے بڑا ہونے کے باوجود سعد ان سب کے بہت قریب تھا۔لیکن انابیہ سے

اسکی الگ ہی بانڈنگ تھی۔پورے خاندان کی لاڈلی ہونے کے ساتھ وہ سعد کی

بھی فیوریٹ تھی۔ سعد اُسے بلکل ردا کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔ حنان اپنے غصے کی وجہ سے ہمیشہ انابیہ سے کھینچا کھینچا رہتا تھا۔ کیوں کے اسکی نظر میں انابیہ کا بچپنا ہی ختم نہیں ہو رہا تھا۔ اور پورے گھر میں ایک حنان ہی تھا جسکے غصے کی وجہ سے وہ اسکے سامنے فضول بولنے سے اور شرارتیں کرنے سے پرہیز کرتی تھی۔ لیکن سعد کے ساتھ وہ اتنی ہی فری تھی جیسے وہ باقی سب کے ساتھ تھی۔

آپ یہ جو سب کی ٹانگ کھینچتے پھر رہے ہے نہ سعد بھائی دو ہفتے رک جائے پھر دیکھیے گا کیسے حیات بھابھی آپکو سیٹ کرتی ہے آپکی تو آواز بھی سنائی نہیں دیا کرے گی۔۔۔۔۔انابیہ نے سعد کو زچ کرتے ہوئے کہا تو اُسنے اپنے دانتوں کی بھرپور نمائش کی جو وہ اگلے بندے کو تنگ کرنے کے لیے اکثر کیا کرتا تھا۔

یہ کوئی طریقہ ہے بڑوں سے بات کرنے کا۔۔۔۔حنان نے سخت لہجے میں کہا تو انابیہ فوراً سے پہلے سیدھی ہوئی۔۔

"سوری سعد بھائی"۔۔۔انابیہ جو کسی کو اپنے کھاتے میں نہیں

لاتی تھی حنان کی ایک نظر ہی اُسے اپنی غلطی منوانے کے لیے کافی ہوتی تھی۔

کیا ہو گیا ہے حنان کیوں ڈرا رہے ہو اُسے یہ بھی تو کب سے تنگ کر رہا ہے سب کو۔۔۔۔صائم نے انابیہ کی سائڈ لیتے ہوئے اپنے پاس پڑا cushion اٹھا کر سعد کی جانب اچھالا۔۔۔بدلے میں وہ بھی جوابی کروائی کرتا کے ملازم نے انہیں یاسر صاحب کا پیغام پہنچایا جو انکا اندر انتظار کر رہے تھے۔۔۔

چلے اندر سے بلاوا آیا ہے۔۔۔۔انابیہ کے کہنے پر وہ سب بھی اندر کی جانب چل پڑے۔

www.novelsclubb.com

آپ سب جانتے ہیں کے صائم اور مریم یہاں سے شفٹ ہو رہے ہیں اور صائم کو اس کی اجازت میں نے صرف ایک شرط پر دی ہے۔۔ کیا تم وہ شرط ماننے کے لیے تیار ہو صائم ؟؟؟؟؟

یاسر صاحب نے صائم کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا

جی بڑے پاپا میں اس سلسلے میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہو۔۔۔۔۔صائم نے یاسر صاحب سے اجازت مانگتے ہوئے کہا

کیسی بات؟؟؟۔۔۔۔۔یہاں نہیں بڑے پاپا میں آپ سے اکیلے میں یہ بات کرنا چاہتا ہو۔۔۔۔صائم نے التجائیں انداز میں کہا تو وہ اُسے لے کر اپنے کمرے کی جانب چل پڑے۔۔۔۔۔

انابیہ نے اُن دونوں کو جاتے ہوئے دیکھا تو اسکے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا وہ فوراً ہانیہ کے پاس گئی جو نوال کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی۔

تمہیں میری پرفیوم کلیکشن میں سے پرفیوم چاہیے تھی نہ میں تمہیں دو پرفیومز دو گی۔۔۔۔لیکن مجھے اس ہر بات کا علم ہونا چاہیے جو صائم اور بابا کے درمیان ہو رہی ہے۔۔۔۔تم اس کام میں ویسے بھی ایکسپرٹ ہو۔۔۔۔

انابیہ کی بات سن کر ہانیہ کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ پھیلی۔۔۔۔ sure

appi!!!!!!وہ آنکھ دبا کر کہتی باہر کی جانب چل پڑی۔

یاسر صاحب کے کمرے کی کھڑکی باہر گارڈن میں کھلتی تھی اس لیے ہانیہ کے لیے یہ بُہت آسان کام تھا لیکن اگر وہ یہ بات انابیہ کو بتادیتی تو وہ خود آجاتی اور ہانیہ پرفیومز حاصل کرنے کا سنہرا موقع گنوادیتی۔۔۔۔۔اب ہانیہ کھڑکی کے ساتھ کان لگائے اندر ہونے والی گفتگو سن رہی تھی۔

کیا آج تک ایسا ہوا ہے تم نے مجھ سے کچھ مانگا ہو اور میں نے نہ دیا ہو۔۔۔یاسر صاحب نے صائم کو دیکھتے ہوئے کہا جو اپنا سر جھکائے اُنکے سامنے بیٹھا تھا۔

لیکن اس دفعہ میں آپسے آپکی سب سے زیادہ عزیز اور قریبی چیز مانگنا چاہتا ہو بڑے پاپا۔۔۔

میں کچھ سمجھا نہیں جو بات ہے کھل کر کرو۔۔۔۔۔۔۔۔

صائم نے ایک زور کا سانس لیا اور سر اٹھا کر یاسر صاحب کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

میں انابیہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں بڑے پاپا۔۔۔۔صائم نے اپنی بات ظاہر کی

اور اُنکے چہرے کے تاثرات جاننے چاہے جو بلکل پہلے جیسے تھے جیسے وہ اسی بات کی

توقع کر رہے تھے۔۔

انابیہ یہ بات جانتی ہے۔۔۔انہوں نے صائم سے پوچھا تو اُسنے نفی میں سر ہلا

دیا۔۔۔۔اور اگر میں انکار کر دو تو۔۔۔

آپ جو بھی فیصلہ کرے میں آپکی بُہت عزت کرتا ہو بڑے پاپا اور ہمیشہ کرتا رہو گا

لیکن اگر یہ فیصلہ میرے حق میں نہ ہوا تو آپ دوبارہ مجھے کبھی بھی کسی سے بھی

شادی کے لیے

www.novelsclubb.com

فورس نہیں کرے گے۔۔صائم نے سنجیدگی سے کہا۔۔انابیہ کے لیے تم سے بہتر

اور کوئی نہیں ہو سکتا صائم لیکن وہ ابھی بُہت چھوٹی ہے بُہت زیادہ immature

اور sensitive ہے۔تمہارے لیے اس سے بہتر آپشن موجود۔۔۔۔۔

وہ مجھے ہر حالت میں قبول ہے بڑے پاپا وہ جیسی ہے میں اُسے اسی حال میں قبول کرنا چاہتا ہو۔مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دوسرے آپشن کتنے بہترین ہے میری نظر میں انابیہ ہی میرے لیے بہترین آپشن ہے۔آپ جو بھی فیصلہ کرے اس بات کا خیال ضرور رکھیے گا کہ میں انابیہ کی جگہ کبھی کسی اور کو نہیں دوں گا۔۔۔۔یاسر صاحب کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی صائم نے دوٹوک انداز میں کہا۔۔۔

میں انابیہ سے پوچھے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

آپ اُسے ضرور پوچھے لیکن ہمارے یہاں سے شفٹ ہونے کے بعد میں نہیں چاہتا وہ میرے سامنے کسی قسم کی بھی ہیسیٹیشن فیل کرے اور بڑے پاپا آپ اُسے کوئی بھی فیصلہ لینے کے لیے فورس نہیں کرے گے کوئی زور زبردستی نہیں کرے گے آپ اسکے ساتھ۔۔۔۔۔۔صائم کا انداز انہیں مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

برخودار وہ میری لاڈلی بیٹی ہے اُسکا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہو گا۔۔۔یاسر صاحب نے

اٹھتے ہوئے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسکی بات کی یقین دلانی کی اور کمرے سے

باہر چلے گئے جب کہ صائم وہیں بیٹھا انابیہ کے فیصلے کے متعلق سوچنے لگا۔۔۔۔۔۔

"پتہ نہیں وہ کیسے react کرے گی اس پروپوزل کو لے کر"...

صائم نے سوچتے ہوئے زور کی سانس لی جب کے کھڑکی کے

ساتھ لگی ہانیہ کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔۔

وہ فوراً اندر کی جانب بھاگی جب اسکی ٹکر باہر اتی ہوئی ردا سے ہوئی تھی۔ ارے لڑکی

دھیان سے ابھی میری کمر ٹوٹ جاتی۔۔۔ ردا آپی کمر کو چھوڑو بریکنگ نیوز سنے

۔۔۔۔۔۔ اور اُسنے ساری بات ردا کے سماعتوں میں اُتار دی تو وہ بے حد خوش

ہوئی۔۔۔ میں تو پہلے سے ہی جانتی تھی صائم بھائی پسند کرتے ہیں ہماری انابیہ کو

دیکھا نہیں اج بھی کھانا کھاتے ہوئے کیسے اسکی فکر کر رہے تھے۔ چلو چل کر انابیہ

کو بتاتے ہیں۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ردا کے کہنے پر ہانیہ نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔۔۔۔ارے ردا آپی اب یہی تو پرو بلم ہے صائم بھائی نے بابا کو بھی منع کیا ہے کے انابیہ آپی کو طب تک نہ بتائے جب تک وہ شفٹ نہیں ہو جاتے اور اگر میں نے انابیہ آپی کو نا بتایا تو مجھے پرفیومز نہیں ملے گی۔۔۔ہانیہ نے اُداس ہوتے ہوئے کہا۔

بس اتنی سی بات ہم انابیہ کو سب سچ بتائے گے لیکن لڑکی کا نام نہیں بتائے گے۔۔۔

مطلب۔۔۔ہانیہ نے نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

مطلب چلو میرے ساتھ تمہیں پرفیومز دلاتی ہو۔۔۔ردا ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اندر کی جانب چل پڑی۔۔۔

انابیہ آپی کہاں ہے۔۔۔۔۔وہ نوال کو سلانے کے لیے اپنے کمرے میں لے کر گئی ہے۔۔۔۔ہانیہ کے پوچھنے پر آسیہ بیگم کی بجائے ہادیہ نے کہا۔۔۔اوکے آپی۔۔۔ہانیہ اور ردا نے انابیہ کے کمرے کی جانب دوڑ لگائی۔

تم آفس کب سے جوائن کر رہے ہو۔۔۔وہاب نے ثمینہ بیگم کے پاؤں دباتے ہوئے ایان سے پوچھا جو صوفے پر بیٹھا اپنا

موبائل چلانے میں مصروف تھا۔

بھائی لگتا ہے آپ بھول گئے پاپا نے کہا تھا کہ میں اپنی گریجویشن کے بعد پورے 6 مہینے فری ہو۔تو ظاہر ہے آفس بھی تب ہی جوائن کروگا۔ابھی تو میں اگلے مہینے ایک انٹرنشینل ٹرپ پلان کر رہا ہو۔۔۔ایان نے اطمینان سے جواب دیا۔کسی ٹرپ پر نہیں جا رہے ہو تم چپ چاپ اگلے ہفتے سے آفس جوائن کرو۔۔۔۔وہاب نے اسکی بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔

بھائی جان مجھے پاپا نے پرمیشن دے دی ہے۔اس لیے آپ کی رائے میرے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔۔۔۔ایان نے اپنی بتسی دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔دیکھلے

آپ اسے مما 26 سال کا ہونے والا ہے لیکن حرکتیں اب بھی اسکی بچوں والی ہے۔۔۔۔وہاب نے طنز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

زاہد صاحب نے اُسے پرمیشن دے دی ہے وہاب اب تم خود ہی بتاؤ یہ کسی کی سنے گا جانے دو میرے بیٹے کو ٹرپ پر آفس بھی جوائن کر ہی لے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے ایان کی سائڈلی تو وہاب نے چونک کر ماں کو دیکھا۔۔۔مما آپ بھی پاپا کیا کم تھے اسے بگاڑنے میں جو اپ بھی اسکی طرف داری کرنے لگ گئی۔۔۔۔

ارے میرے پیارے بھائی جان اب مُجھسے اتنا جیلس کیوں ہو رہے ہے۔میں جانتا ہوں مما پاپا آپ سے زیادہ مُجھسے محبّت کرتے ہے۔لیکن آپ اس بات کو اپنے دل پر تو مت لے نہ۔ایان نے اُسے تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جیسے مجھے کوئی فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔وہاب نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

ویسے آپسے اچھے تو آپکے دوست سعد بھائی ہے کتنی محبّت کرتے ہیں مُجھسے بلکل

اپنے چھوٹے بھائیوں کی طرح ٹریٹ

کرتے ہے مجھے۔۔۔۔۔۔

ہاں تو اگلی دفعہ اپنا چیک پاس کروانا ہو تو اپنے اچھے سعد بھائی کے پاس ہی جانا میرے پاس انے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔وہاب نے اُسے دھمکی دیتے ہوئے کہا جو کافی فائدہ مند ثابت ہوئی۔۔۔۔

ارے بھائی میں تو مذاق کر رہا تھا آپ بھی نہ بُہت جلدی سیریس ہو جاتے ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مما گڈ نائٹ میں سونے جا رہا ہو آپکو کسی چیز کی بھی ضرورت ہو تو مجھے کال کر لیجئے گا۔۔۔ایان کی بات کو ignore کرتے ہوئے وہاب نے ماں کو جانے کی اطلاع دی اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

"Mr.Hitler"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہاب کے جاتے ہی ایان نے اُسے اپنے پسندیدہ لقب سے بلایا۔۔۔

ایان بڑا بھائی ہے تمہارا تمہاری بھلائی کے لیے ہی کہ رہا ہے تم جانتے ہو نہ اگر تم ٹرپ پر گئے تو جب تک تم خیریت سے گھر واپس نہیں آجاؤ گے وہ سکون کی ایک سانس نہیں لے سکے گا۔۔۔۔۔۔۔ ثمینہ بیگم نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ اٹھ کر اُنکے پاس ہی لیٹ گیا۔۔۔

مما میں جانتا ہوں بھائی مُجھسے بُہت محبّت کرتے ہے لیکن انہیں یہی نام سوٹ کرتا ہے۔۔۔۔

سدھر جاؤ تم ایان۔۔۔انہوں نے ایان کے بال بگاڑتے ہوئے کہا اور دونوں ماں بیٹا باتوں میں مصروف ہو گئے۔

وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئیں تو کمرے میں نیم اندھیرا تھا انابیہ نوال کو سلانے میں مصروف تھی جب اُسے دروازہ

کھلنے کی آواز آئی اُسنے دیکھا تو ردا اور ہانیہ بیڈ کے پاس کھڑی تھی۔۔۔۔۔

سششش کچھ بولنا مت ہانیہ کے کمرے میں میرا ویٹ کرو میں آرہی ہو۔۔۔۔اُنکے کچھ کہنے سے پہلے ہی انابیہ نے انہیں باہر کا راستہ دکھایا۔۔۔۔وہ دونوں بھی سر ہلاتی ہوئی ہانیہ کے کمرے میں چلی گئ۔۔۔۔

10 منٹ بعد انابیہ نے ہانیہ کے کمرے کا دروازہ کھولا تو ردا اور ہانیہ سامنے بیڈ پر بیٹھی باتوں میں مصروف تھی۔

کیا بات ہوئی بابا اور صائم میں ہانیہ؟؟؟؟؟؟ انابیہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔۔۔۔بریکنگ نیوز ہے آپی!!!!! مجھے اپنے ریسورسز سے پتہ چلا ہے کہ صائم بھائی کسی لڑکی میں انٹریسٹڈ ہے انھوں نے اج بابا سے اس لڑکی کے بارے

www.novelsclubb.com

میں بات کی ہے اور کہا ہے کے اگر فیصلہ اُنکے حق میں نہ ہوا تو وہ کبھی کسی سے

شادی نہیں کرے گے۔۔۔۔۔۔ردا نے جو اُسے سمجھایا تھا وہ بولتی گئی۔۔۔

کون ہے وہ لڑکی۔۔۔۔انابیہ نے سوالیہ نظروں سے ہانیہ کی جانب دیکھتے ہوئے

پوچھا۔۔۔۔۔۔شاید اُنکی کوئی یونیورسٹی فیلو ہے نام کا نہیں پتا چلا مجھے۔آپ تو جانتی

ہو گی نہ اخر صائم بھائی آپ سے تو کچھ نہیں چھپاتے۔۔۔۔۔ہانیہ نے ردا کی رتی

رتائی باتیں اُسے بتائی جب کہ انابیہ کو یوں لگا جیسے اسکے جسم سے جان نکل گئی

ہو۔۔۔۔۔اسکی سانس پھولنے لگی

کیا ہوا انابیہ تم ٹھیک ہو۔۔۔ردا نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا

ہاں میں ابھی اتی ہو تم لوگ باتیں کرو۔۔۔انابیہ فوراً کمرے سے باہر نکلی اُسے

اندازہ ہی نہیں ہوا کب اُسکا چہرہ آنسوؤں سے بھر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔۔۔۔۔انابیہ۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

صائم جو اُسے ڈھونتا ہوا اوپر آیا تھا اُسے اپنے کمرے کی جانب جاتے ہوئی دیکھ اُسے آوازیں لگانے لگا۔۔۔انابیہ اپنے کمرے کا دروازہ کھولنے والی تھی جب صائم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو انابیہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

میں تمہیں کب سے آوازیں دے رہا ہو تم سن۔۔۔انابیہ کے چہرے پر آنسو دیکھتے ہوئے وہ کہتے کہتے رُکا۔۔۔

کیا ہوا ہے انابیہ تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔اُسنے فکر مند ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔وو۔۔وہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔انابیہ نے بہانہ بناتے ہوئی کہا۔۔۔اور اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

کیا بُہت زیادہ درد ہو رہا ہے جو تم رو رہی ہو۔۔۔اسکے یوں کہنے پر انابیہ نے چہرہ اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا اور بے اختیار اسکے آنسو پھر سے بہنے لگے۔۔۔صائم مجھے بُہت درد ہو رہا ہے۔۔۔

تم پلز اس طرح رو تو مت انابیہ ہم ہسپتال چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں صائم میں بس تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتی ہو پھر ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔وہ کہ کر کمرے میں داخل ہو گئی جب صائم نے اسکے پیچھے اتے ہوئے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے پھر سے روکا۔۔۔

جس بات کی وجہ سے تمہاری آنکھوں میں آنسو آئے ہے مجھے وہ بات بتاؤ انابیہ کیا کسی نے کچھ کہا ہے حنان نے تمہیں کچھ کہا ہے کیا۔۔۔صائم نے انابیہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔انابیہ نے ایک زور کا سانس لیا اور خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔صائم واقعی میں میرا سر اچانک اتنا درد کرنے لگ گیا تھا کہ میرے آنسو آگئے۔۔اُسنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا تو صائم کو اسکی بات پر یقین آیا۔

ویسے آپ مجھے کیوں آوازیں دے رہے تھے۔

ہاں وہ سب جا رہے ہیں تو پھوپو تمہیں اور ردا کو نیچے بلا رہی تھیں۔۔۔اور ہادیہ

نوال کا پوچھ رہی تھیں۔۔۔ لیکن تم اب ریسٹ کرو میں اُنھیں بتادوں گا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔

نہیں صائم میں اُنھیں سی آف کر کے ریسٹ کرلوں گی۔ آپ نوال کو نیچے لے جائیں میں ردا اور ہانیہ کو لے کر آتی ہوں۔۔۔ وہ کہہ کر ہانیہ کے کمرے میں چلی گئی اور دونوں کو لے کر نیچے آگئی۔ سب جانے کے لیے تیار تھے۔

الوداعی کلمات کہنے کے بعد سب رخصت ہو گئے تو انابیہ بغیر کسی تاخیر کے سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔ صائم نے اُسے جاتے ہوئے دیکھا تو کچن کی جانب چل دیا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد وہ انابیہ کے کمرے کے سامنے تھا اسکے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں دو کافی کے مگ اور ایک پانی کا گلاس تھا ساتھ کچھ ٹیبلیٹس پڑی ہوئی تھی اُسنے دروازہ ناک کیا تو انابیہ نے دروازہ کھولا۔۔۔۔۔ تمہاری کافی۔۔۔ صائم نے ٹرے اسکے سامنے کرتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دی۔۔۔۔۔ میں تو بھول بھی گئی تھی۔۔۔۔

لیکن میں نہیں بھولا پہلے یہ ٹیبلٹ کھاؤ پھر کافی پیتے ہے۔۔۔

آپ کب شفٹ ہو رہے ہیں۔۔۔وہ دونوں کھڑکی کے پاس کھڑے کافی پینے میں مصروف تھے جب انابیہ نے صائم سے پوچھا۔

دو دن بعد۔۔۔۔صائم نے مختصر سا جواب دیا۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے صائم۔۔۔۔انابیہ نے خفا ہوتے ہوئے کہا اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس بات کا اندازہ لگانا مشکل تھا کہ اسکے اندر اس وقت کیا چل رہا ہے۔۔۔۔۔وہ بُہت ہمت

www.novelsclubb.com

جمع کر کے صائم کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

ایک ضروری کام ہے انابیہ جو میں جلد سے جلد کرنا چاہتا ہو۔اور اس کام کے لیے مجھے یہاں سے جانا ہو گا۔۔۔صائم نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔اور کافی کا مگ ٹیبل پر رکھا۔۔رات کافی ہو گئی ہے میں اب چلتا ہو۔۔۔اپنا خیال رکھنا اور اگر زیادہ درد

ہو تو فوراً مجھے بتانا میں ہاسپٹل لے چلوگا پر پلزرونامت۔۔مجھے بُہت تکلیف ہوتی ہے تمہارے آنسوؤں سے انابیہ۔اور ویسے بھی تم روتی ہوئی بلکل دائین لگتی ہو۔۔۔۔وہ اسکی ناک کھینچتے ہوئے بولا۔۔۔ چھوڑے میری ناک صائم۔۔۔آپ سب نے کیا میری ناک اور کانوں کو مذاق بنایا ہوا ہے جس کا جب دل چاہتا ہے کھینچ کر چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔انابیہ اپنی ناک سہلاتی ہوئی بولی تو وہ زور سے ہنسنے لگا۔۔۔تم اس وقت کتنی cuteلگ رہی ہو۔۔۔۔میری دعا ہے صائم آپ ہمیشہ ایسے ہی ہستے مسکراتے رہے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے سر پیچھے کو جھٹکے ہستے ہوئے دیکھا تو بے اختیار اسکے منہ سے یہی دعا نکلی۔۔۔

آمین آمین۔۔۔صائم نے دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔ چلو اب ریسٹ کرو گڈ نائٹ۔۔۔۔۔وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔انابیہ نے دروازہ بند کیا اور بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔وہ کسی کے سامنے یہاں تک کے صائم کے سامنے بھی کمزور نہیں

پڑنا چاہتی تھی لیکن اب وہ اکیلی تھی تو آنسوؤں کو روکنے کی کوشش بھی نہ کی تھی

اسکے ذہن میں کچھ دیر پہلے صائم کا ہستا ہوا چہرہ آیا۔

صائم اج کتنا خوش تھے اپنے پاپا کا خواب پورا کر کے اور اس لڑکی کا ذکر بابا سے کر

کے جسے وہ پسند کرتے ہیں۔۔میں وعدہ

کرتی ہو صائم میں کبھی آپکی خوشی کے درمیان نہیں اؤ گی۔اگر آپ مجھے صرف اپنا

اچھا دوست سمجھتے ہے تو میں ساری عمر آپکی ایک اچھی دوست بن کر ہی رہو گی

۔۔۔۔انابیہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور لیمپ آف کر کے سونے

کے لیے لیٹ گئی۔

آپ یقین کریں یاسر صاحب میں اتنی خوش ہوں۔ہماری انابیہ کے لیے صائم سے

بہتر کوئی نہیں ہو سکتا۔ماشاءاللہ سے گھر کا بچہ ہے۔ہماری آنکھوں کے سامنے پلا

بھلا ہے۔آسیہ بیگم نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو آسیہ میں خود انابیہ کے لیے صائم کو ہی سوچتا تھا لیکن بیٹی کا باب ہونے کی حیثیت سے مجھ میں کبھی ہمت ہی نہ آئی مریم سے پوچھنے کی لیکن اج جب صائم نے یہ بات خود مجھ سے کی تو میں بھی بُہت خوش ہوا۔۔۔۔لیکن انابیہ کی مرضی کے بغیر میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا ہو سکتا ہے وہ صرف صائم کو اپنا دوست ہی سمجھتی ہو۔۔اُسنے صائم کو کبھی ایک لائف پارٹنر کے طور پر نہ سوچا ہو۔۔یاسر صاحب نے اپنی سوچ کا اظہار کیا۔۔۔

آپ فکر نہیں کرے انشاءاللہ ہماری انابیہ کے حق میں سب بہتر ہی ہو گا۔۔۔۔آسیہ بیگم نے اُنھیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

--

قسمتوں کا لکھا

از

ربیعہ ملک

قسط نمبر:2

گڈ مارننگ۔۔۔۔اج اتوار کا دن تھا سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتا کرنے میں مصروف تھے۔جب صائم نے بیٹھتے ہوئے سب کو کہا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ انابیہ نہیں اٹھی اب تک کیا۔۔۔آسیہ بیگم نے ہانیہ سے سوال کیا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ماما میں اُنکے روم میں گئی تھی لیکن وہ سو رہی تھی تو میں نے اُنھیں نہیں اٹھایا۔۔۔۔۔

یااللہ یہ لڑکی اب تک سو رہی ہے۔جاؤ ہانیہ اٹھا کر لے کر اؤ اسے سب کے ساتھ بیٹھ کر بریکفاست کرے ایک چھٹی کا دن ہی تو ہوتا ہے جب سب ساتھ ناشتا کرتے ہے

اور یہ لڑکی اس دن بھی سوئی رہتی ہے۔۔۔۔۔آسیہ بیگم نے ہانیہ کو حکم دیتے

ہوئے کہا تو وہ اٹھ کر جانے لگی جب صائم نے اُسے روک لیا۔۔۔۔۔

رُکو ہانیہ رہنے دو۔ بڑی ماما اسکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔رات میں بھی اسکے سر میں

بُہت درد تھا اس لیے اُسے سونے دے جب اُٹھے گی تب کر لے گی وہ

بریکفاسٹ۔۔۔۔۔۔۔صائم نے آسیہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

طبیعت کیسے ٹھیک ہو گی نہ ہی یہ لڑکی اپنی صحت کا خیال رکھتی ہے نہ ہی خوراک

کا۔۔۔۔۔نہ سونے کا کوئی ٹائم نہ اٹھنے کا۔۔۔۔۔پریشان کر کے رکھا ہوا ہے آپکی

لاڈلی نے مجھے۔۔اب میں دیکھ کراتی ہو زیادہ طبیعت تو خراب نہیں ہے

اسکی۔۔۔۔۔انہوں نے اٹھتے ہوئے یاسر صاحب سے انابیہ کی شکایت لگائی تو وہ اُنکی

فکر مندی دیکھ کر مسکرا دیے۔

تمہیں کسی ہیلپ کی ضرورت تو نہیں صائم؟ یاسر صاحب نے صائم کو دیکھتے ہوئے

پوچھا۔۔۔

نہیں بڑے پاپا maid کا انتظام بھی ہو گیا ہے کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو میں ضرور آپسے کہوں گا۔۔۔صائم نے اُنھیں اطلاع دی تو وہ سب کھانے میں مصروف ہو گئے۔

صائم اُسے پورے گھر میں ڈھونڈ رہا تھا۔۔پتہ نہیں کہا چلی گئی فون بھی نہیں اٹھا رہی ہے۔صائم اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بڑبڑایا جب اسکی نظر سامنے انابیہ پر پڑی جو اسکی تصویر کے سامنے کھڑی ناجانے کونسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔صائم کی آواز سن کر وہ اسکی جانب پلٹی۔

تم یہاں کھڑی ہو میں تمہیں پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں۔

میں تو آپکو یہ دینے آئی تھی۔انابیہ نے giftbag صائم کی جانب بڑھایا۔

اس میں کیا ہے اُسنے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

خود کھول کر دیکھ لیں۔۔۔۔۔انابیہ کے کہنے پر اُسنے کھیل کر دیکھا تو اس میں ایک

watch box پڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

.....Wow!!!I just love it

صائم نے گھڑی پہنتے ہوئے کہا۔۔۔۔

!!!!!Thank you so much Anabiya

صائم نے انابیہ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی۔۔۔۔آپ

ریڈی ہو گئے؟؟؟؟؟

ہاں میں تمہیں ہی لینے آیا ہوں۔ چلو نیچے چلتے ہیں۔۔۔۔۔وہ اُسے

لے کر نیچے آ گیا جہاں صائم اور مریم بیگم کا سامان پڑا تھا۔۔۔۔۔

بڑے پاپا اب ہمیں اجازت دیں۔۔۔صائم نے یاسر صاحب سے اجازت طلب

کی تو وہ آگے بڑھے اور اُسے اپنے گلے سے لگا لیا۔۔۔۔۔اس گھر کے دروازے

ہمیشہ تمہارے لیے کھلے ہے صائم کبھی بھی اپنے آپکو تنہا مت سمجھنا تمہارے بڑے

پاپا ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے صائم۔۔۔۔انہوں نے کہہ کے مریم بیگم کے سر پر

ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔۔سب سے ملنے کے بعد صائم انابیہ کے پاس آیا۔۔اسکی

آنکھیں سرخ ہو رہی تھی جیسے وہ خود کو رونے سے روکے ہوئے

ہے۔۔۔۔۔۔۔اُسنے نظر اٹھا کر صائم کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا انابیہ۔صحت کے معاملے میں کوئی لاپرواہی مت کرنا۔۔۔۔۔صائم

نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔صائم کے کہنے پر اُسنے نہ چاہتے ہوئے بھی

اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائی اور سر ہلا دیا۔۔۔

آپ بھی اپنا اور چچی کا خیال رکھیے گا صائم۔۔۔۔۔۔

انابیہ!!!!!پریشان مت ہونا میں بہت جلد تمہیں لینے اؤں گا۔۔۔وہ کہہ کر رکا نہیں

باہر کی جانب چل دیا۔۔۔جبکہ انابیہ اسکی بات کا مطلب سمجھے بغیر اُسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔اسکے جاتے ہی وہ اپنے کمرے میں آ گئی اور بیڈ پر بیٹھتے اُن تمام آنسوؤں کو بہنے کی اجازت دی جو وہ کب سے روکے ہوئے تھی۔

انابیہ کی آنکھ کھلی تو اُسے اندازہ ہوا کے وہ روتے روتے ہی سو گئی تھی۔ نظر گھوما کر گھڑی پر دیکھا تو 8 بجنے والے تھے۔وہ فریش ہو کر نیچے آ گئی۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔وہ کہتی باب کے گلے لگ گئی۔۔۔کیا بات ہے اج ہماری بیٹی اتنی dull کیوں ہے۔آج تو آپکی ماما سے بھی ہمیں کوئی

شکایت نہیں ملی۔۔۔یاسر صاحب نے اپنی بیٹی سی لاڈ سے پوچھا۔۔۔۔۔

ظاہر ہے بابا صائم بھائی جو چلے گئے ہے۔اب اس گھر میں آپی کی سائڈ لینے والے صرف آپ ہے۔اس لیے وہ تھوڑا اُداس ہے۔کیوں آپی ؟؟؟؟؟ہانیہ نے یاسر

صاحب کو جواب دیتے ہوئے انابیہ سے پوچھا تو بدلے میں اُسنے پاس پڑا

cushion اٹھا کر اُسے دے مارا۔۔۔۔۔۔

لے آگئی آپکی بیٹی اپنے موڈ میں۔۔۔۔۔آسیہ بیگم نے ہستے ہوئے کہا۔۔۔

ویسے بابا میرا موڈ ٹھیک کرنے کا ایک راستہ تو ہے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے کچھ سوچتے

ہوئے کہا۔۔۔وہ کیا؟؟؟؟؟؟؟؟

مجھے آئس کریم کھلانے لے چلے۔۔۔۔۔۔انابیہ کے کہنے پر وہ بے اختیار ہنس

دیئے۔۔۔۔۔۔

بس اتنی سی بات چلو سب ریڈی ہو جاؤ ہم اج ڈنر باہر ہی کرتے ہیں۔حنان ایک ڈنر

اٹینڈ کرنے گیا ہے۔میں اُسے بتادو گا اُسنے انا ہوا تو وہی آجائے گا۔۔۔یاسر

صاحب کے کہتے ہی انابیہ اور رہانیہ خوشی سے تیار ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

آپکا کب تک کا ارادہ ہے انابیہ سے بات کرنے کا؟؟؟؟وہ اپنی بچیوں کو جاتا دیکھ

رہے تھے جب آسیہ بیگم نے اُنسے پوچھا۔۔۔۔۔۔میرا خیال ہے کہ میرے یا

تمہارے بات کرنے سے زیادہ مناسب یہ ہے کہ ہادیہ اُسے بات کریں۔۔۔یاسر صاحب نے آسیہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جیسے آپکو مناسب لگے۔۔۔۔۔۔

میں ہادیہ کو کال کر کے اُسے کل انے کا کہتا ہوں۔۔۔۔۔وہ کہہ کر ہادیہ کو کال کرنے لگے۔۔۔

السلام و علیکم بابا کیا حال ہے آپکا؟؟؟؟فون پر سے ہادیہ کی آواز گونجی۔۔۔۔۔

واعلیکم اسلام بیٹا شکر اللہ کا تم بتاؤ کیسی ہو اور نوال اور فہد کیسے ہیں؟؟؟؟؟؟؟

سب ٹھیک ہے بابا۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔۔وہ کہتے اپنے کمرے کی جانب چل دیئے اور اُسے ساری بات سے آگاہ کیا۔۔۔۔

آپ پریشان نہ ہو بابا میں کل آجاؤ گی اور انابیہ سے ساری بات کر لو گی۔۔۔ہادیہ

نے اُنھیں تسلی دیتے ہوئے کہا اور چند الوداعی کلمات کے بعد وہ فون بند کرتے تیار ہونے چلے گئے۔

صبح کے 11 بج رہے تھے۔وہ گھیری نیند سو رہی تھی۔اسکی آنکھ موبائل پر ہوتی رنگ سے کھلی۔۔۔اُسنے فون پکڑتے ہوئے اپنی آنکھوں کو پورا کھولنا چاہا تاکہ دیکھ سکے کس کی کال ہے۔۔تو وہاں صائم کالنگ لکھا آرہا تھا انابیہ نے بغیر کسی تاخیر کے فون اٹھایا۔۔۔۔

یار انابیہ تم کتنی بے وفا ہو تم نے مجھے کل سے جھوٹے منہ بھی ایک کال نہیں کی۔۔۔فون اٹھاتے ہی اُسے صائم کی ناراض آواز سنائی دی۔۔۔

آپکو پتہ ہے صائم میں اپنی نیند پر کوئی کمپرومائز نہیں کرتی لیکن پھر بھی میں اپنی نیند خراب کر کے آپسے بات کر رہی ہوں اتنا کافی نہیں ہے کیا؟؟؟؟؟انابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا انداز ایسا تھا کے گویا صائم پر کوئی احسان کیا ہو۔۔۔۔

چیچیچیچ مجھے افسوس ہو رہا ہے انابیہ یہ سن کر۔مجھے لگا تھا کے تم رو رو کر ہلکان ہو رہی ہو گی پر تم تو گھوڑے

بیچ کر سو رہی ہو۔۔۔صائم کے یوں کہنے پر انابیہ زور سے ہنسنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپکو صائم۔۔۔اُسنے ہستے ہستے صائم سے پوچھا۔

کچھ خاص تو نہیں بس تمہاری ٹرٹر نہیں سنی کل سے تو میرے کانوں کو سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔صائم نے بھی ہستے ہوئے اُسے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔

اب انابیہ ہستے ہوئے اُسے اپنی ٹرٹر سنائی جا رہی تھی جو وہ خوشی سے سن رہا تھا۔

وہ نوال کے ساتھ باہر گارڈن میں کھیلنے میں مصروف تھی جب ہادیہ قدم قدم چلتے اُنکے پاس آئی۔۔۔

نوال نانو آپکو اندر بولا رہی ہیں انہوں نے آپکے لیے سانڈوچ بنائے ہیں۔۔۔۔۔ہادیہ نے نوال کو اندر جانے کا کہا تو وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔ نہیں ممی ابھی مجھے انابیہ انی کے ساتھ کھیلنا ہے۔۔۔۔۔بیٹا بعد میں کھیلنا ابھی سانڈوچ کھا لو ورنہ وہ ٹھنڈے ہو جائے گے۔۔۔۔ہادیہ نے اُسے پیار سے کہا تو وہ سر ہلاتی اندر کی جانب چل دی۔۔۔۔۔

انابیہ اؤ بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔وہ انابیہ کو لے کر پاس بنے بینچ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

صائم کیسا لگتا ہے تمہیں؟؟؟؟؟ہادیہ کے پوچھنے پر انابیہ نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔

کیا ہوا سب خیریت آپی اج آپ اچانک کیوں پوچھ رہی ہے صائم کے بارے

میں۔۔۔۔۔۔انابیہ نے نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں سب خیریت ہے میں بس یونہی پوچھ رہی ہوں 5 سال پہلے تک تو وہ کافی چھوٹا تھا جب میں اس گھر سے رخصت

ہو گئی تھی۔اب تو وہ ماشاءاللہ سے کافی بڑا ہو گیا ہے۔بہت mature ہو گیا ہے میں یہی پوچھ رہی ہو کہ وہ کیسا انسان ہے؟؟؟؟

آپ سہی کہہ رہی ہے آپی صائم بہت mature ہیں۔وہ ایک بہت اچھے انسان ہیں۔ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ایک بہت اچھے دوست،ایک بہت اچھے کزن ہیں۔میری بہت کیئر کرتے ہیں۔ماما،بابا چچی۔۔۔۔۔

کیا تم صائم کو پسند کرتی ہو؟؟؟؟؟انابیہ اپنی دھن میں بات کر رہی تھی جب ہادیہ کے سوال پوچھنے پر اُسنے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپی آپکو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے نظریں

چراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور اگر میں کہوں کہ وہ تمہیں پسند کرتا ہے تو؟؟؟؟؟ہادیہ نے جانچتی ہوئی نظروں سے انابیہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو بے یقینی سے اُسے دیکھ رہی تھی۔

کیا مطلب آپی۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟

صائم نے تمہارا ہاتھ مانگا ہے بابا سے۔وہ پسند کرتا ہے تمہیں اور جلد سے جلد شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ہادیہ نے اطمینان سے جواب دیا جبکہ انابیہ اُسے بے یقینی سے دیکھنے میں مصروف تھی جیسے اُسنے کچھ غلط سن لیا ہو۔۔۔۔۔

صائم نے بابا سے کب بات کی ہیں؟؟؟؟؟؟

جس دن بابا نے ہم سب کو دعوت پر انوایٹ کیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن ہانیہ نے تو مجھے کہا تھا کہ ۔۔۔۔۔وہ کہتے کہتے رکی۔اور ہادیہ سے سوال کیا۔۔۔

آپکو یہ سب کسنے بتایا ہے آپی۔۔۔۔۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

مجھے تو بابا نے بتایا ہے اور اسی سلسلے میں مجھے یہاں بلایا ہے۔۔۔۔

بابا کا کیا فیصلہ ہیں؟؟؟؟؟؟انابیہ نے ہادیہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

انہوں نے کہا ہے کہ انابیہ کا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہو گا اور صائم بھی یہی چاہتا ہے

کہ تم بغیر کسی زور زبردستی کے وہ فیصلہ کرو جس میں تمہاری خوشی ہے۔۔۔۔۔

میں۔۔۔میں کیا کہوں آپی جو بابا کو بہتر لگے۔مجھے اُنکے فیصلہ پر کوئی اعتراض نہیں

ہو گا۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مسلتے ہوئے کہا۔

چلو ٹھیک ہے پھر بابا کو تو صائم ویسے بھی تمہارے لیے بلکل پسند نہیں ہے۔میں

اُنھیں بتا دیتی ہو کہ تمہارا بھی یہی فیصلہ ہے۔اور رہی بات صائم کی تو وہ مجھے اپنی نند

کے کیے بُہت پسند ہے ہم وہاں۔۔۔۔۔۔

آپی میں نے کب کہا کہ مجھے صائم پسند نہیں ہیں۔میں تو اُنھیں بُہت پسند

کرتی۔۔۔۔۔انابیہ نے ہادیہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اُسے ٹوک

دیا۔۔۔اور اپنی بات کہتی کہتی رکی اور اپنی زبان دانتوں میں دبائیں پھر اپنے چہرے

کو اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا اور بغیر تاخیر کے اندر کی جانب بھاگی۔۔۔ جبکہ پیچھے بیٹھی ہادیہ کا قہقہہ اُسے دور تک سنائی دیا۔

وہ سیدھی اپنے کمرے میں آئی۔اُس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔بھاگنے کی وجہ سے سانس بھی پھولا ہوا تھا۔اُسے اپنے کانوں پر یقین ہی نہیں آرہا تھا۔اُسنے بے اختیار اپنا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا تو اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے اُس کا دل

ابھی بے قابو ہوتا باہر آجائے گا۔

اس کا مطلب صائم مجھے پسند کرتے ہیں۔اس دن جس لڑکی کا ذکر انہوں بابا سے کیا تھا وہ میں تھی؟؟؟وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے آپ سے سوال کرنے میں مصروف تھی جب دروازے پر دستک ہوئی اور یاسر صاحب آسیہ بیگم کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔

انابیہ بیٹا آؤ ہمارے پاس آکر بیٹھو۔۔۔انہوں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے انابیہ سے کہا جو سر جھکائے اپنی جگہ پر کھڑی تھی۔

قدم قدم چلتی وہ اُنکے پاس آکر بیٹھی تو یاسر صاحب نے اُسکا بوسہ لیا۔۔

میں تمہارے فیصلے سے بُہت خوش ہوں انابیہ مجھے تمہارے حوالے سے صائم بُہت پسند ہے۔مجھے پورا بھروسہ ہے وہ تمہیں بُہت خوش رکھے گا۔۔۔انہوں نے انابیہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

تم اس رشتے سے خوش ہو نہ انابیہ۔۔۔آسیہ بیگم نے انابیہ سے پوچھا تو وہ سر ہلاتی ماں کے گلے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

ماما آپ پرسوں بڑے پاپا کے پاس جائے گی اور میرے لیے انابیہ کا ہاتھ مانگے

گیں۔۔۔۔مریم بیگم کچن میں کھانا بنانے میں مصروف تھی جب صائم نے اچانک

دھماکا کیا۔۔انہوں نے چونک کر صائم کی جانب دیکھا۔۔۔۔کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔

وہی جو آپ کب سے سنا چاہتی ہیں۔۔۔۔ماں کے گلے میں بازو حائل کرتے ہوئے

اُسنے پیار سے کہا۔۔۔۔

تم سچ کہ رہے ہو صائم میں بُہت خوش ہوں۔۔۔۔کیا انابیہ

راضی ہے اس رشتے کے لیے؟؟؟؟؟انہوں نے صائم سے سوال کیا تو وہ گہرا سانس

لیتا پاس پڑی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

پتہ نہیں ماما وہ تو ابھی میری feelings سے بھی انجان ہے۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا تم نے ابھی تک اُسے کچھ نہیں

بتایا۔۔۔۔۔مریم بیگم کے پوچھنے پر صائم نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔۔مجھے اسکے

انکار سے ڈر لگتا ہے ماما۔میں اس پر کوئی زور زبردستی نہیں کرنا چاہتا اور میں اُسے

www.novelsclubb.com

کھونا بھی نہیں چاہتا مجھے نہیں سمجھ آرہی میں کیا کروں۔میں نے بڑے پاپا سے بات کی تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ انابیہ کا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہو گا۔۔۔۔۔۔صائم کے کہنے پر مریم بیگم نے صائم کو غور سے دیکھا اور اسکے پاس ہی بیٹھ گئی۔

جب تک تم اُسے بتاؤ گے نہیں اسکے دل کی بات کیسے جان پاؤں گے۔دل کی باتیں دل میں نہیں رکھنی چاہیے۔اُسے وہ سب کہہ دو جو تمہارے دل میں اسکے لیے ہے۔مجھے یقین ہے تم دونوں کے حق میں بہتر ہی ہو گا۔۔۔مریم بیگم نے اُسے پیار سے سمجھایا تو وہ کچھ سوچتا ہوا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

انابیہ اپنے بیڈ پر بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔خوشی اسکے چہرے سے جھلک رہی

تھی۔اُسنے کتنی دفعہ فون اٹھایااور پھر واپس رکھ دیا۔ابھی بھی وہ اسی کشمکش میں تھی کہ اسکے فون پر صائم کا msg آیا۔۔۔۔۔

"انابیہ!!!!کل 7 بجے ریڈی رہنا ہم ڈنر باہر کرے گے اسی بہانے ملاقات بھی ہو جائے گی۔میں تمہیں خود پک کرنے اؤگا"۔۔۔صائم کا میسج دیکھ کر وہ سوچ میں پڑ گئی کہ کیا کہے۔۔۔۔۔پھر اُسنے "اوکے" کا reply بھیج دیا۔اور موبائل سائڈ پر رکھتی سونے کے لیے لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

انابیہ باہر ائی تو صائم کی گاڑی باہر ہی کھڑی تھی۔اُسنے گھٹنوں تک اتی بلیک قمیض کے ساتھ پلازو پہنا ہوا تھا۔بال سٹریٹ کیے ہوئے تھے۔دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا۔کانوں میں چھوٹے سے بلیک جھمکے سجائے۔کلائی پر ایک بہت ہی خوبصورت اور نفیس بریسلیٹ پہنی ہوئی تھی۔

اُسے دیکھ ہمیشہ کی طرح وہ باہر آیا اور انابیہ کے لیے دروازہ کھولا تو وہ خاموشی سے اندر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔صائم نے بلیک پینٹ کے ساتھ وائٹ ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس کے اوپر بلیک شرٹ پہنے اسکے بٹن کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔

یوں اچانک سے ڈنر کیسے پلان کر لیا اپنے؟؟؟

گاڑی اپنی منزل کی جانب گامزن تھی۔جب انابیہ نے صائم سے سوال کیا۔۔۔۔۔۔۔تم سے ملنے کا دل چاہ رہا تھا میرا اس لیے۔صائم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

وہ دونوں گاڑی پارک کر کے ریسٹورانٹ کی جانب چل دیئے۔یہ شہر کا بہت مشہور ریسٹورانٹ تھا۔صائم اور انابیہ اکثر یہاں اتے جاتے رہتے تھے۔وہ اسکے ساتھ چلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔صائم اُسکا ہاتھ پکڑ کر اوپر والے پورشن کی جانب چل پڑا۔

یہ پورشن بلکل خالی تھا۔صرف سامنے دو لوگوں کے لیے ہی ٹیبل سیٹ کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صائم یہ والا پورشن خالی کیوں ہے؟؟؟؟؟انابیہ نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔ لیکن صائم کے جواب دینے سے پہلے ہی ایک ویٹر آیا جس کے ہاتھ میں لال گلابوں کا ایک گلدستہ تھا۔اُسنے وہ صائم کو پکڑا دیا اور خود

خاموشی سے واپس چلا گیا۔۔۔۔۔صائم نے وہ گلدستہ انابیہ کی جانب بڑھایا تو وہ حیرت سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ میرے لیے ہے؟؟؟؟انابیہ کے پوچھنے پر صائم نے سر ہلانے میں اکتفا کیا اور انابیہ نے مسکراتے ہوئے گلدستہ پکڑ لیا۔۔۔صائم نے اپنی پاکٹ سے ایک رنگ باکس نکلا اور اپنے گھوٹنے کے بل بیٹھتے ہوئے وہ باکس انابیہ کی جانب کرتے ہوئے کھول دیا۔اُس میں ایک بُہت خوبصورت ڈائمنڈ رنگ چمک رہی تھی۔

انابیہ حیران ہوتی اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔

تمہیں یاد ہے انابیہ بچپن سے لے کر آج تک تم سے جب بھی کوئی غلطی ہوتی تھی یا

www.novelsclubb.com

تم کوئی نقصان کرتی تھی تو تم بڑے پاپا یا حنان کے پاس جانے کی بجائے میرے پاس اتی تھی کیونکہ تم مجھ پر بھروسہ کرتی تھی انابیہ تم جانتی تھی کے بیشک غلطی تمہاری ہی کیوں نہ ہو میں ہمیشہ تمہیں پروٹیکٹ کرو گا ہمیشہ تمہارا یقین کرو گا۔ تمہیں کبھی بھی کافی پسند نہیں تھی انابیہ لیکن میرے ہاتھ کی بنی کافی تم بُہت شوق سے پیتی ہو۔۔۔۔۔

انابیہ میں تمہیں ساری زندگی پروٹیکٹ کرنا چاہتا ہوں۔ میں ساری زندگی تمہاری غلطیوں کو سدھارنے کی ذمے داری لینا چاہتا ہوں۔ انابیہ میں اپنی ساری زندگی تمہارے ساتھ گزرنا چاہتا ہوں۔

www.novelsclubb.com

!!!!!!I LOVE YOU ANABIYA

کیا تم اپنی ساری زندگی مجھ پر بھروسہ کرنے کے لیے تیار ہو؟

کیا تم اپنی ساری زندگی صرف میرے ہاتھ کی بنی کافی پینے کے لیے تیار ہو؟؟؟؟؟؟

MISS.ANABIYA YASIR MIRZA

WOULD YOU LIKE TO BECOME

????MRS.ANABIYA SAIM MIRZA

???????WILL YOU MARRY ME

صائم نے انابیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئی کہا جسنے اپنے ایک ہاتھ میں گلدستہ پکڑا ہوا تھا اور ایک ہاتھ اپنے لبوں پر رکھے حیرانی سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔۔

صائم۔۔۔۔انابیہ نے ہچکیوں میں اُسکا نام پُکارا۔

....WHAT SAIM???SAY YES AUR NO

وہ اسکے جواب کا منتظر تھا۔۔۔۔۔۔

انابیہ اسکی بات پر مسکرائی اور اپنے سر کو ہاں میں ہلا دیا۔۔۔۔

!!!!Yess

وہ اپنے سر کو ہلاتی ہوئی خوشی سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

صائم نے باکس سے رنگ نکالی اور اُسے انابیہ کے ہاتھ میں سجادیا۔۔اور خاموشی سے انابیہ کے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔۔

کیا میں اس وقت بُہت زیادہ خوفناک لگ رہا ہوں جو تم ایسے رو رہی ہو؟؟؟؟؟؟ جس کے جواب میں انابیہ ہنسنے لگی اور اپنا سر زور زور سے نفی میں ہلا دیا۔۔۔۔۔

صائم آگے بڑھا اور انابیہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں لیا۔۔۔۔

میں تم سے بُہت محبت کرتا ہوں انابیہ۔۔۔۔میں نہیں جانتا کہ میری feeling تمہارے لیے کب بدل گئیں۔بس میں اس بات کو اچھے سے جانتا ہو کہ میں تمہیں کبھی کھو نہی سکتا۔۔تمہاری آنکھوں میں آنسو مجھے بُہت برے لگتے ہیں اس لیے ہمیشہ ہستی رہا کرو۔۔۔۔صائم اُسے دیکھتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں

کے رہا تھا۔۔۔اور پھر انابیہ کو لیتا ٹیبل کی جانب چل دیا۔۔۔

کیا بڑے پاپا نے تم سے کوئی بات کی ہے میرے پروپوزل کو لے کر؟؟؟؟؟ وہ دونوں ٹیبل پر بیٹھے اب اپنے آرڈر کا ویٹ کر رہے تھے۔جب صائم نے انابیہ سے پوچھا تو اُسنے سر ہلانے میں اکتفا کیا۔۔۔۔۔

اور تمنے کیا جواب دیا اُنھیں؟؟؟؟؟ صائم کی نظریں انابیہ پر جمی تھی۔۔۔۔۔

وہی جو آپکو دیا ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے تو ابھی تک تم نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپکو آپکے سوال کا جواب مل چکا ہے صائم۔۔۔انابیہ نے ہستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔لیکن میں تو تمہارے اظہار کا منتظر ہوں۔۔۔۔

انابیہ اسکی بات پر مسکرائی اور اپنا ہاتھ اسکے سامنے لہرا دیا۔۔۔۔کیا آپکے لیے اتنا کافی نہیں کہ آپکی دی گئی رنگ اس وقت میری انگلی میں ہے اور میں۔۔۔کچھ دیر کا توقف۔۔۔۔خوش ہوں صائم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے سوچا بھی نہیں تھا کے تم اس طرح بلش کرو گی انابیہ۔۔۔۔۔۔اسکی بات پر مسکراتے ہوئے صائم نے اُسے تنگ کیا۔۔۔

نہیں میں کہاں بلش کر رہی ہو۔۔انابیہ نے اپنی گالوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو شاید یہاں بُہت گرمی ہے اس وجہ سے تمہاری cheeks ریڈ ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔صائم کہتے ہوئے زور سے ہنسا۔۔۔۔۔انابیہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی ویٹر نے اتے ہوئے کھانا سرو کرنا شروع کیا۔۔۔۔۔

اب ہمیشہ کی طرح انابیہ کھانا کھاتے ہوئے اُسے اپنی کہانیاں سنا رہی تھی اور بیچارا صائم ہمیشہ کی طرح مسکراتے ہوئے

اسکی ٹر ٹر سن رہا تھا۔

بھائی صاحب اج اگر صائم کے پاپا ہوتے تو وہی آپ سے یہ بات کرتے لیکن شاید زندگی نے اُنھیں یہ مہلت ہی نہیں دی۔

مریم بیگم نے اپنی آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

بھائی صاحب میں انابیہ کا ہاتھ مانگنے ائی ہوں اپنے صائم کے لیے۔اگر آپکو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں انابیہ کو اپنے گھر کی بہو بنانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔tv لاؤنج میں اس وقت انابیہ کے علاوہ سب موجود تھے جب مریم بیگم نے اپنی بات مکمل کی۔۔۔

ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو گا مریم انابیہ اج سے تمھاری ہی بیٹی ہے۔۔۔یاسر صاحب نے مریم بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا تو آسیہ بیگم خوش ہوتے سب کا منہ میٹھا کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

ارے صائم بھائی بُہت مبارک ہو آپکو۔۔۔ایک سے آپکا کیا ہو گا یہ لے ایک اور کھائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے صائم کو مبارک باد دیتے ہوئے اسکے منہ میں ایک

اور گلاب جامن ڈال دیا۔۔۔صائم نے ہستے ہوئے اپنی نظر کچن کی جانب گھمائی جہاں اسکی دشمنِ جاں کچن کی دیوار سے لگی ساری باتیں سن رہی تھی۔یہاں سے صائم کو اسکی ہلکی سے جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

بھائی صاحب میں تو جلد سے جلد اپنی بیٹی تو اپنے گھر لے جانا چاہتی ہوں۔آپ سعد کے ولیمے والے دن ہی ہمیں انابیہ کی رخصتی دے دے۔۔۔

لیکن مریم اتنی جلدی ایک ہفتے میں ساری تیاریاں کیسے ہو گی۔۔۔۔۔یاسر صاحب نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

بھائی صاحب کیسی تیاریاں گھر کی بات۔۔۔۔۔۔۔

ماما بڑے پاپا ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔۔صائم نے اُنکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مجھے اور حنان کو سعد کی شادی کے بعد دو مہینوں کے لیے دبئی جانا ہے ایک

پروجیکٹ کے سلسلے میں۔ بڑے پاپا میں چاہتا ہوں کے سعد کی مہندی سے ایک دن پہلے آپ نکاح کی تاریخ رکھ لے اور دو ماہ بعد انابیہ کی برتھڈے ہے میں اسکی برتھڈے والے دن رخصتی چاہتا ہوں۔ انابیہ کے لیے اُسکا برتھڈے ایک یادگار دن بن جائے گا۔۔۔۔۔ صائم نے اپنا فیصلہ سنایا تو یاسر صاحب مسکراہٹ سجائے اسکی جانب آئے اور اُسے اپنے ساتھ لگالیا۔۔۔۔۔۔۔ مجھے تمہارے فیصلے سے کوئی عتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا۔ داؤد صاحب کے جانے کے بعد سے ہی وہ اپنی زندگی کا بڑے سے بڑا فیصلہ خود ہے کرتا اور یاسر صاحب کو سنادیتا۔ اج بھی ایسا ہی ہوا تھا لیکن یاسر صاحب کو اس کے اس فیصلے پر بھی ہمیشہ کی طرح کوئی عتراض نہ ہوا تھا۔

بُہت مبارک ہو تمہیں اریبہ!!!! اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔۔ ثمینہ بیگم نے سعد کی شادی کا کارڈ دیکھتے ہوئے اریبہ بیگم کو مبارک باد

دی۔۔۔

آنٹی اب آپ وہاب کے لیے بھی کوئی رشتہ ڈھونڈے مُجھسے تو اب بلکل برداشت نہیں ہو گا کہ میں اپنی بیوی کے حکم پر چلو اور یہ سنگل لائف انجو کرے۔۔۔ سعد نے اپنے پاس بیٹھے وہاب کو تنگ کرتے ہوئے کہا تو ثمینہ بیگم نے دکھ سے اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔۔ ڈھونڈنے کو آج ایک سے ایک اچھی لڑکی مل

جائے سعد بیٹا بس تم اپنے دوست کو تو سمجھا دو۔۔۔۔۔۔

ماما یہ تو یونہی بولتا رہتا ہے آپ اسکی باتوں کو سیریس نہ لیا کرے۔۔۔۔۔۔ وہاب نے بات ٹالتے ہوئے کہا

وہاب بیٹا ثمینہ بھی ٹھیک ہی کہہ رہی ہے اسکے دل میں بُہت ارمان ہے تمہاری شادی کو لے کر۔۔۔ اریبہ بیگم نے وہاب کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

جی آنٹی میں سوچو گا۔۔۔۔۔

توبہ!!!!! ممی چونا لگا رہا ہے آپکو اسنے سوچنا ہوتا تو آج اسکے دو بچے ہوتے۔۔۔۔۔۔ سعد نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

تم اپنا منہ بند رکھا کرو۔۔۔ وہاب نے cushion اسکی جانب اچھالتے ہوئے کہا۔۔۔

اریبہ بیگم اور ثمینہ بیگم دونوں میں کافی پرانی دوستی تھیں۔اُنکے ساتھ ساتھ اُنکے بچوں میں بھی کافی حد تک گھہری دوستی تھی۔سعد اور وہاب بچپن سے ہی ایک اچھے دوست تھے۔جہاں وہاب کو بزنس میں انٹریسٹ تھا وہی سعد کو وکالت کا بُہت شوق تھا۔دو سال پہلے جب وہاب نے اُسے ملک ٹیکسٹائل جوائن کرنے کی پیشکش کی تو سعد نے خوشی سے قبول کر لیا۔اس لیے سعد ملک ٹیکسٹائل میں لیگل ایڈوائزر کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔

اچھا اب ہمیں اجازت دو ہم چلتے ہیں۔اور آپ سب نے ہماری خوشی میں شامل ہونا ہے۔۔۔۔۔۔ اریبہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنٹی مجھے ایک importantپروجیکٹ کے سلسلے میں ملائیشیا جانا ہے۔سعد یہ بات جانتا ہے۔لیکن آپ فکر نہیں کرے میں ولیمہ اٹینڈ کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔۔۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی بیٹا تم اپنے دوست کی شادی مس کردو

گے۔۔۔اریبہ بیگم نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چھوڑے ممی کس بے وفا کو کہہ رہی ہے آپ بھی۔۔۔جانے دے اسے اسکا جانا واقعی ضروری ہے ورنہ کمپنی کو لوس ہو سکتا ہے اور پھر یہ پوری زندگی مجھے باتیں سنائے گا کہ تمہاری شادی کی وجہ سے مجھے لوس ہوا تھا۔۔۔۔۔سعد کی بات پر وہاب نے مسکراتے ہوئے اُسے گلے لگایا۔۔۔۔۔۔

چلو بیٹا جیسے تمہیں ٹھیک لگے لیکن ولیمے پر ضرور انا۔۔۔اریبہ بیگم کےّ کہنے پر وہاب نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

وہ اس وقت شیشے کے سامنے کھڑی اپنا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔ہاف وائٹ کلر کی زمین کو چھوتی فراک جس پر سنہرے دھاگوں کی کڑھائی کی ہوئی تھی کے ساتھ ہم رنگا دوپٹہ سر پر سیٹ کیا ہوا تھا۔

بال جوڑے کی قید میں تھے۔ماتھے پر بندیاں چمک رہی تھی۔

کانوں میں سنہرے رنگ کے earings جھوم رہے تھے۔گلے میں مالا سیٹ پہنے۔پاؤں بلاک ہیل میں قید کیے ہوئے تھے۔دونوں ہاتھوں کی کلائیوں پر چوڑیوں کی بجائے تازہ گلاب کے پھولوں کے گجرے سجائے ہوئے تھے۔اٹھی ہوئی ناک میں اُسنے نتھلی کی بجائے وہی لونگ سجائی ہوئی تھی جو وہ ہر وقت پہنے رکھتی تھی۔برائیڈل میک آپ کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔بیوٹیشن نے

اپنا کام بھرپور طریقے سے سر انجام دیا تھا۔

اج کا دن اسکے لیے بہت اہم تھا۔وہ اپنے آپ کو اس شخص کے نام کرنے جا رہی تھی جس کی محبت میں وہ بہت چھوٹی عمر میں ہی گرفتار ہو گئ تھی۔

ماشاءاللہ انابیہ آپی آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے اُسے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔۔۔

چلے آپی ڈرائیور آگیا ہے۔۔۔۔وہ دونوں باہر کی جانب چل پڑی۔

www.novelsclubb.com

نکاح کی تقریب شہر کے ایک بہت اچھے بانکیوٹ میں رکھی گئ تھی۔۔۔پورے ہال کو گلاب کی پتیوں سے سجایا گیا تھا۔

انابیہ اور ہانیہ ابھی تک آئیں نہیں بابا۔سعد کی کال ائی تھی وہ لوگ نکل گئے ہیں گھر

سے۔۔۔۔۔حنان نے یاسر صاحب کو اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

ہاں وہ دیکھوں آگئی ہے بچیاں۔۔۔۔یاسر صاحب نے اندر اتی ہانیہ اور انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ماشاءاللہ میری بیٹی تو بلکل پری لگ رہی ہے۔۔۔۔۔یاسر صاحب نے اپنی بیٹی کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔اُنکی آنکھوں میں آنسو اُبھرنے لگے۔۔۔۔۔

بابا صائم لوگ آ گئے ہیں۔۔۔۔حنان کے کہنے پر وہ اپنے آنسو صاف کرتے باہر کی جانب چل دیئے۔۔۔

خوش آمدید!!!!!!یاسر صاحب نے صائم کو گلے لگاتے ہوئے کہا جو چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا۔

اُسنے ہاف وائٹ کلر کی شلوار قمیض کے ساتھ اُسی رنگ کا پرنس کوٹ پہن رکھا تھا۔بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے۔ہاتھوں پر مہنگی گھڑی سجائے وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا جو اپنی شہزادی کو اپنے نام کرنے آیا تھا۔اسکی بلیک کلر کی آنکھوں

میں خوشی کا ایک جہاں آباد تھا۔وہ یاسر صاحب کے ساتھ چلتا ہوا اسٹیج تک آیا۔

کچھ دیر بعد نکاح کا شور بلند ہوا تو حنان سعد، یاسر صاحب اور فہد کو لیتا برائیڈل روم کی جانب چل پڑا جہاں پہلے سے

ہی آسیہ بیگم مریم بیگم اور ہادیہ کے ساتھ موجود تھی۔

"انابیہ یاسر ولد یاسر مرزا آپکا نکاح صائم مرزا ولد داؤد مرزا سے سکہ رائج الوقت ایک لاکھ روپے کیا جاتا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے"؟؟؟؟

انابیہ کے سر پر سرخ رنگ کا جعلی دار دوپٹہ دیا ہوا تھا۔انابیہ نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھا کر دیکھا تو حنان اور یاسر صاحب اسکے پاس بیٹھے اسکے جواب کے منتظر تھے۔انابیہ کے دیکھنے پر یاسر صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر اُسے اپنے ہونے کا احساس دیا۔۔۔۔۔

قبول ہے!!!!!!

کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟؟؟

قبول ہے!!!!!!

کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟؟؟

قبول ہے!!!!!!

انابیہ نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ دستخط کیے اور اپنے آپ کو صائم کے نام کر دیا۔۔۔۔حنان نے آگے بھر کر بہن کو پیار دیا اور گلے لگالیا۔۔۔۔۔۔۔سب انابیہ کو مل کر مبارک بعد دے رہے تھے۔جب سعد اور باقی سب مرد مولوی کو لیے صائم سے اجازت لینے چل دیئے۔۔۔۔۔۔

"صائم مرزا ولد داؤد مرزا آپکا نکاح انابیہ یاسر ولد یاسر مرزا سے سکہ رائج الوقت ایک لاکھ روپے کیا جاتا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟؟"

قبول ہے!!!!!

قبول ہے!!!!!

قبول ہے!!!!!

صائم نے مُسکراتے ہوئے نکاح نامے پر دستخط کیے۔اور انابیہ کو ہمیشہ کے لیے اپنے نام کر لیا۔

دعا کے بعد ہر طرف مبارک باد کا شور بلند ہوا۔سب صائم کو مبارک باد دے رہے تھے جو وہ خوشی سے قبول کر رہا تھا۔

اچانک ہال کی لائٹس آف ہو گئی اور اسپاٹ لائٹس دروازے پر فوکس تھی۔صائم نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو سامنے سے وہ یاسر صاحب کے بازوں میں اپنے بازوں سجائے احتیاط سے چلتے ہوئے اسکی جانب آرہی تھی۔۔۔۔صائم مبہوت سا اُسے دیکھتا رہا پھر اسٹیج سے اتر کر اسکی جانب چلنے لگا۔۔۔پیچھے لگے گانے کے بولوں میں ڈوبے وہ اپنی دشمنِ جاں کی جانب چل رہا تھا۔

تیرے ساتھ ساتھ ایسا کوئی نور آیا ہے!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!

چاند تیری روشنی کا ہلکا سا ایک سایہ ہے!!!!!!!!!!!!!!

تیری نظروں نے دل کا کیا جو حشر اثر یہ ہوا!!!!!!!!!!

اب ان میں ہی ڈوب کے ہو جاؤ پار یہی ہے دعا!!!!!!!!

صائم چلتا ہوا اسکے پاس آ کر رُکا اور اپنا ہاتھ انابیہ کے آگے پھیلا دیا۔۔۔۔

میری بیٹی کا خیال رکھنا صائم۔۔۔۔۔یاسر صاحب نے انابیہ کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔صائم نے انابیہ کے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے سر ہلایا اور انابیہ کو لیتا اسٹیج کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔اللہ میرے بچوں کو ہر بری نظر سے دور رکھے۔۔۔مریم بیگم انابیہ کو گلے لگاتے ہوئی بولی اور اُن دونوں کی نظر اُتارنے لگیں۔۔۔۔۔۔

انابیہ مجھے یقین نہیں آ رہا تم اس وقت میرے ساتھ میرے

پہلو میں میری بیوی کی حیثیت سے بیٹھی ہو۔۔۔۔۔۔انابیہ نے صائم کی بات پر

مسکراتے ہوئے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

بُہت پیاری لگ رہی ہوں بلکل میری بیوی جیسی۔۔۔۔۔صائم کے کہنے پر انابیہ دل کھول کر مسکرائی۔۔۔۔۔

انابیہ اپنے دانتوں کو اج کے دن تو اندر رکھلو۔۔۔۔۔۔سعد نے انابیہ کے ساتھ بیٹھتے ہوئے اسکی ٹانگ کھینچی۔۔۔۔۔

جب اسکے شوہر کو کوئی مسئلہ نہیں ہے تو تمھیں کیا تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ سعد کو جواب دینے کی لیے کچھ بولنے ہی والی تھی جب صائم نے سعد کو چہرے پر دل جلانے والی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔جس پر انابیہ نے اپنے دانتوں کی بھرپور نمائش کرتے ہوئی سعد کو دکھائی۔۔۔۔۔۔

واقعی صائم اسے تم ہی جھیل سکتے ہو۔۔مجھے افسوس ہے تمہارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے لیکن پریشان مت ہونا میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔۔۔۔۔سعد کے کہنے پر صائم ہنسنے لگا تو وہ نفی میں سر ہلاتا نیچے اُتر گیا جیسے کہہ رہا ہو ان دونوں کا ہی کچھ نہیں

ہو سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔

صائم مجھے ڈانس کرنا ہے۔۔۔۔۔انابیہ کے کہنے پر اُسنے چونک کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا؟؟؟تم اس وقت ڈانس کرنا چاہتی ہو؟؟؟؟صائم کے پوچھنے پر اُسنے زور سے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔بھلا اگر میں اپنی شادی پر اپنے شوہر کے ساتھ ڈانس نہیں کرو گی تو کیا مزا آئے گا مجھے۔۔۔۔۔۔بلکہ آپ رہنے ہی دے لوگ باتیں کرے گے کہ دلہن خود ڈانس کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے پہلے جوش میں کہتے پھر کچھ سوچ کر خود ہی منع کر دیا۔۔۔۔۔جب کہ صائم کو اُسکا شوہر کہنا ہی اتنا اچھا لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں کوئی تمہیں اب کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔۔۔صائم نے انابیہ کو کہتے ہوئے سعد کو بلایا اور اسکے کان میں کچھ کہا تو

وہ سر ہلاتا dj کے پاس چلا گیا۔۔۔۔۔۔لائٹس ایک دفعہ پھر آف ہوگئی صرف اسپاٹ لائیٹس صائم اور انابیہ پر فوکس تھیں۔

صائم اُسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے لے آیا اور اُسے اپنے سامنے کھڑا کرتے اُسکا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔۔اب وہ اپنا ہاتھ انابیہ کی کمر پر تکائے ہوئے تھا۔اور انابیہ نے اپنا ہاتھ صائم کے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔وہ دونوں پیچھے لگے میوزک پر ہلکے ہلکے اسٹیپس لے رہے تھے۔

رب کی قوالی ہے عشق کوئی!!!!!!

دل کی دیوالی ہے عشق کوئی!!!!!

مہکی سے پیالی ہے عشق کوئی!!!!

صبح کی لالی ہے عشق!!!!!!!

گرتا سا جھرنا ہے عشق کوئی!!!!!!

اٹھتا سا کلمہ ہے عشق کوئی!!!!!!

www.novelsclubb.com

سانسوں میں لپٹا ہے عشق کوئی!!!!!

آنکھوں میں دکھتا ہے عشق!!!!!!

وہ صائم کا ہاتھ تھامے گول گول گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔ہال میں موجود تمام نظریں اُنکی جانب ہی تھی۔کوئی اُنھیں رشک کی نظر سے دیکھا رہا تھا اور کوئی محبّت اور پیار سے۔۔۔۔۔۔

اُن دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر جمی تھی۔مسکراہٹ اُنکے چہرہ سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔انابیہ صائم کے کندھوں تک اتی تھی۔اُن دونوں کی جوڑی بلکل چند سورج کی جوڑی کی طرح لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

!!!!!!!!I LOVE YOU ANABIYA

صائم نے انابیہ کے کان کے پاس جھکتے ہوئے کہا اور اسکی ناک اپنی ناک سے ٹکرائی تو وہ بے اختیار دل کھول کر مسکرائی۔

وہ مسکراتے ہوئے صائم کو دیکھتے سوچ رہی تھی کیا محبّت اتنی آسانی سے اسکی جھولی میں ڈال دی گئی تھی۔۔ کیا اُسے واقعی وہ عطا کر دیا گیا تھا جسکی اُسنے تمنا کی تھی۔۔۔۔۔۔انابیہ اس وقت اپنے آپ کو ایک خوش قسمت لڑکی سمجھ رہی تھی جسکی قسمت میں صائم لکھ دیا گیا تھا۔اُسنے مسکراتے ہوئے اپنا سر صائم کے کندھوں پر رکھ دیا۔

انابیہ بیٹا جلدی اؤ پہلے ہی ہمیں دیر ہو گئی ہیں۔۔۔یاسر صاحب نے انابیہ کو آواز دیتے ہوئے کہا جسکی تیاری ہی مکمل نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔آج سعد کی مایوں تھی جو صائم اور انابیہ کے نکاح کے اگلے دن رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

بابا آ گئی میں۔۔۔۔۔۔۔انابیہ اپنے ڈوپٹے کو سیٹ کرتے ہوئے نیچے اترتی ہوئی

بولی۔اُسنے پیلے کلر کی شورٹ قمیض کے ساتھ شرارہ پہنا ہوا تھا۔شوکنگ پنک کلر کے ڈوپٹے کو کمر سے گزارتے ہوئے دونوں بازووں میں ڈالا ہوا تھا۔۔۔۔جویلری کے نام پر صرف ایر نگ اور چاکر پہن رکھا تھا۔بالوں کی فرینچ چوٹیاں بنائے ہلکے سے میک اپ میں وہ بُہت حسین لگ رہی تھی۔سب پہلے سے ہی وہاں مجود نے ہانیہ نے بھی بلکل انابیہ جیسا جوڑا پہن رکھا تھا۔اسکے اتے ہی سب تقریب میں جانے کے لیے روانہ ہو گئے۔

مایوں کی تقریب گھر پر ہی رکھی گئی تھی۔پورے گھر کو

www.novelsclubb.com

پیلی لڑیوں سے سجایا ہوا تھا اور باہر گارڈن میں ہی ڈانس اسٹیج سیٹ کیا گیا تھا۔اور سٹیج کے سامنے ہی ایک جھولا رکھا ہوا تھا جسے بُہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

وہ سب چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو سامنے ہی جبار صاحب صائم سے گفتگو کر رہے تھے۔۔۔۔

السلام و علیکم !!!!آپ لوگوں نے انے میں اتنی دیر کر دی۔۔جبار صاحب نے یاسر صاحب کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بس ہماری لاڈلی نے تیار ہونے میں وقت لگا دیا۔۔۔یاسر صاحب جواب دیتے صائم کے گلے لگے جوانابیہ کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھے ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

انکل پھوپو اور ردا کہاں ہے۔۔۔۔۔انابیہ کے سوال کرنے پر جبار صاحب نے اندر کی جانب اشارہ کیا۔۔۔تو وہ سر ہلاتی اندر چل دی۔۔۔۔۔۔۔

واؤ!!!!دیکھو تو ہماری نئ نویلی دلہن کو کیسے روپ آیا ہے۔۔۔۔۔۔ردا نے انابیہ کے گلے لگتے ہوئے کہا اُسنے بھی انابیہ اور ہانیہ کی طرح کا جوڑا زیبتن کیا ہوا تھا لڑکیوں نے ٹوینگ کی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چپ کرو تم یہ بتاؤ کے ڈانس پریکٹس کیسی ہے تمہاری اگر تم ایک بھی اسٹیپ بھولی تو مُجھسے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔

نہیں بابا نہیں بھولوں گی یہ دیکھو ایسے اور ایسے یہی والا اسٹیپ بھولتی تھی میں۔

بلکل اچھے سے پریکٹس کر لیا ہے۔۔۔۔ردا نے اسکے سامنے اسٹیپ کرتے ہوئے اسے یقین دیلانی کی توانابیہ نے سر ہلا دیا۔۔۔۔

سعد بھائی آپ تو بُہت ہینڈ سم لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔سعد ردا کے کمرے میں داخل ہوا تو انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے کمینٹ پاس کیا۔جسنے وائٹ ٹراؤزر پر پیلے رنگ کی کمیز کے ساتھ

اُسی رنگ کی ویسٹکوٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔

میں تو ہمیشہ ہی ہینڈ سم لگتا ہوں تم ہی اج نوٹس کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔سعد نے انابیہ کی ناک کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

سعد بھائی وہ کیا ہے نہ میری دور کی نظر کافی کمزور ہے اب آپ پاس آئے ہیں تو مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے غلط بیانی کر دی تھی۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنی ناک سہلاتے ہوئے کہا تو اسکے ساتھ ردا کا بھی قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔۔

بچوں چلو باہر رسم شروع ہونے والی ہے۔۔۔اریبہ بیگم اُن سب کو لیتی باہر کی جانب چل دی۔۔۔

وہ اریبہ بیگم کے کہنے پر ردا کے روم سے اُبٹن لینے ائی تھی۔جب صائم نے پیچھے سے اتے اُسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

،اہہہہہ۔۔۔۔انابیہ نے ڈر کر چیخی۔۔۔۔

ارے کیا ہو گیا ہے لڑکی شوہر ہو تمہارا۔۔۔۔۔صائم نے اُسکا چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

صائم۔۔۔اپنے توڈرا دیا مجھے۔۔۔۔وہ اپنا ہاتھ دل پر رکھے زور زور سے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔

صائم نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنی جانب کھینچا تو وہ اسکے سینے سے ٹکرا گئی۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے صائم آپکو پیچھے ہٹے کوئی آجائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے شرماتے ہوئے کہا تو اس کے کہنے پر وہ مسکرا دیا۔۔۔

میں نے تو اپنی جنگلی بلی کا یہ روپ کبھی نہیں دیکھا۔۔۔صائم اسکے چہرے پر جھولتی لٹ کو پیچھے کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

صائم چھوڑے مجھے۔۔۔۔۔یہ اچانک سے کونسی روح آگئی ہے آپ میں۔۔۔انابیہ نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے اُسے پیچھے کو

www.novelsclubb.com

دھکا دیا۔۔۔۔۔۔

جب ایسے تیار ہو کر اپنے شوہر پر بجلیاں گراؤ گی تو بھلا میں کیسے اپنے دل کو سنبھالو گا۔۔۔۔۔۔۔صائم نے اپنے دل پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئی ڈرامائی انداز میں کہا تو انابیہ دل کھول کر ہنس دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں یہاں ہم نے اپٹن لینے بھیجا ہیں اور تم اپنے شوہر کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کرنے میں مصروف ہو۔۔۔۔۔ردا نے اندر آتے اسکی ٹانگ کھینچی۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں یہ رہا اپتن چلو۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اپٹن کی ٹرے لیتے ہوئے ردا کا بازو پکڑا اور بغیر تاخیر کے اُسے لیے باہر کی جانب چل دی جب کہ صائم اسکے انداز پر مسکرا دیا۔۔۔

ویسے کیا باتیں ہو رہی تھی اپنے شوہر کے ساتھ۔۔۔۔ردا نے اُسے تنگ کرتے ہوئے کہا تو اُسنے زور سے ردا کو بازو پر تھپڑ رسید کیا۔۔۔۔اہ۔اہ۔۔۔ظالم لڑکی کچھ احساس کرو تمہاری ہونے والی بھابھی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔ردا نے اپنا بازو سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوہ!!!!! ہونے والی بھابھی آپ ہمیں یہ بتانا پسند کرے گی کے ابھی کچھ دیر پہلے آپکے ہونے والے شوہر آپکو گجرے پہناتے ہوئے کیا بول رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے مسکراتے ہوئے ردا سے پوچھا تو وہ جو اپنا بازو سہلا رہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی فوراً سیدھی ہوئی۔۔۔تم نے دیکھا تھا ہمیں۔۔۔۔۔۔۔ردا نے حیران ہوتے پوچھا۔

بلکل اپنی ان دو گنہگار آنکھوں سے۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنی آنکھوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ انہوں نے کہا تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ انابیہ کے کان کے قریب ہوتی کہتی فوراً نیچے کو بھاگی۔۔۔۔۔۔۔

ارے ہونے والی بھابھی یہ تو غلط بات ہے مجھے تو بتا دے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں جیسے تم نے تو مجھے بتا دیا تھا۔۔۔ردا نے بھاگتے ہوئے ہانک لگائی۔۔۔۔۔۔۔انابیہ سر نفی میں ہلاتی ہستے ہوئے اسکے پیچھے چل دی۔

منڈا تھوڑا آف بیٹ ہے!!!

پر کریادے نال بُہت سوویت ہے!!!

ڈھونگی سا یہ بڑا ڈھیٹ ہے!!!

وائرل ہو گیا یہ ٹویٹ!!!

پر پھول وول کرنے میں کول!!!

تو بڑی تیز کتاری ہے!!!

شگن تیرے کی لگن تیرے کی!!!

ہم نے کر دی تیاری ہے!!!

نچدے نے سارے رل مل کے!!!

اج ہل جُل کے!!!

لے سارے کے سارے نظارے!!!!

جھولے پر بیٹھے سعد کی گالوں اور ناک پر اُبتن لگا ہوا تھا جبکہ اسکے دائیں جانب حنان تھا اور بائیں جانب صائم تھا۔۔اُن دونوں نے بھی ایک جیسی ہلکی مہندی رنگ کی شلوار قمیض زیبتن کی ہوئی تھی۔

چلو بیٹا اب تم دونوں بھی رسم پوری کر لو۔۔۔اریبہ بیگم نے اُن دونوں کو کہا تو وہ اپنے ہاتھوں پر ابتن بھر بھر کر اسکے چہرے پر لگانے لگے جو ڈھیٹ بنا مسکرا مسکرا کر خوشی سے اُبٹن لگوا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

صائم یہ کیا بات ہوئی آپ دونوں تو پوری اُبٹن ہی ختم کر دے گے ہم نے بھی لگانی ہے چلے اُٹھے یہاں سے۔۔۔۔انابیہ نے صائم

کا بازو پکڑ کر اُسے اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

چلو صائم ہمارا تو ہو گیا اب لڑکیوں کو کرنے دو۔۔۔۔۔۔حنان نے اٹھتے ہوئے پاس کھڑی ردا اور ہانیہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو صائم بھی اسکے ساتھ آٹھ گیا۔۔

اصلی مزا تو اب آیئے گا سعد بھائی۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنے ہاتھوں پر اُبٹن مسلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جو کسر تمہارے شوہر اور تمہارے بھائی سے رہ گئی تھی وہ تم پوری کر دو یہ لو۔۔۔۔سعد نے اپنے دانت دکھاتے ہوئے اپنا چہرہ اسکے آگے کر دیا۔۔انابیہ نے بھی موقع کا فائدہ اٹھاتے اُبٹن کا سارا باؤل سعد کے سر پر اُلٹ دیا۔۔۔۔۔اُن تینوں لڑکیوں کے ساتھ ساتھ پاس بیٹھے بڑے بھی دل کھول کر ہنسے تھے۔

جبکہ اریبہ بیگم کے پاس بیٹھی ثمینہ بیگم کی نظریں انابیہ پر ہی جمی تھی وہ اُنھیں پہلی نظر میں ہی بہت اچھی لگی تھی۔

اریبہ ردا کے ساتھ جو بچی ہے یہ کون ہے؟؟؟؟؟

یہ میری بھتیجی ہے۔۔رُکو میں ملواتی ہو تمہیں۔۔۔۔۔۔ثمینہ بیگم کے پوچھنے پر اریبہ بیگم نے اُنھیں بتایا اور انابیہ کو آواز لگائی۔۔۔

انابیہ،ہانیہ بیٹا یہاں اؤ۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی پھوپو آئی۔۔۔۔۔اریبہ بیگم کے بلانے پر وہ ہانیہ کو لیتی اُنکے پاس آگئی۔۔۔۔۔۔بیٹا!!!!یہ ثمینہ ہے میری دوست اکثر جسکا ذکر میں کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اریبہ بیگم نے انکا تعارف کرواتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

السلام وعلیکم آنٹی!!!!!کیسی ہیں آپ؟؟؟میں انابیہ ہوں پھوپو کی پیاری اور لاڈلی بھتیجی اور یہ ہے میری بہن ہانیہ۔۔۔

انابیہ نے اپنا سر ثمینہ بیگم کے آگے کرتے ہوئی اپنا اور ہانیہ کا تعارف کروایا تو وہ بے اختیار ہنس پڑی اور آگے بڑھ کر انابیہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔۔۔واعلیکم اسلام بیٹا میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو؟؟؟؟؟؟

میں بھی بلکل ٹھیک ہوں آنٹی!!!!!!آپکا بہت ذکر سنا ہے پھوپو سے۔۔۔۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔جلدی اؤپر فارمنس سٹارٹ ہونے والی ہے۔۔۔۔۔

انابیہ ابھی ثمینہ بیگم سے بات کر ہی رہی تھی جب ردا نے اُسے ڈانس پر فارمنس

شروع ہونے کا بتایا۔۔۔

آئی ایم سوری آنٹی۔۔۔۔مجھے ابھی جانا ہو گا۔ان شاءاللہ آپ سے بعد میں ملاقات ہو گی۔آپ انجوائے کرے اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے ضرور بتایئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کہتی ردا کی جانب بھاگی تھی۔۔ ثمینہ بیگم اُسے مسکراتے ہوئے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کریے نی میرے دل وچ وس جا!!!!

کریے نی تیرے بن میں نہیں جیدا!!!

کریے نی میں تیرا دیوانہ!!!!

کریے نی تیرے بن میں نئیوں رینا!!!!

کریے نی اے چپی تھے توڑ!!!!

کریے نی انا کانی بھی چھوڑ!!!!

کریے نی کریے نی کریے!!!!

صائم اور حنان گانے کے بولوں پر ایک جیسے اسٹیپس لے رہے تھے جب ردا اور انابیہ اپنے اسٹیپس لیتی اسٹیج پر آئی۔۔۔۔۔

منڈیاں وے ہونا میرے پیچھے لٹو!!!

نظر جو لگی کہاں سے لاؤ گی نظر پٹو!!!

منڈیاں وے مینو فالو نہ کر تو!!!

پبلیکلی یوں میرا ہاتھ نہ پکڑ تو!!!

وہ چاروں اب ایک جیسے اسٹیپس کر رہے تھے۔صائم انابیہ کے ساتھ اور حنان ردا کے ساتھ مسکراتے ہوئے ڈانس کر رہے تھے۔

دونوں جوڑیاں ایک سے بھر کر ایک تھی۔۔۔۔ایک دوسرے کے ساتھ ڈانس کرتے وہ بُہت خوبصورت لگ رہے تھے۔ڈانس پرفارمنس ختم ہوا تو سب نے تالیاں بجا کر اُنھیں داد دی۔۔۔

www.novelsclubb.com

تقریب کا اختتام ہو چکا تھا سب مہمان بھی اپنے گھروں کی راہ لے چکے تھے آپ صرف وہاں گھر والے ہی موجود تھے۔۔۔۔

آپی شدت سے اسکی طلب ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے ہادیہ کے ہاتھ سے چائے کا مگ پکڑتے ہوئے کہا جو سب کو چائے سرو کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تم چاروں نے تو محفل ہی لوٹ لی یار۔۔۔۔۔۔۔سعد ابھی بھی اسی حالت میں بیٹھا چائے پی رہا تھا جب اُسنے دونوں جوڑوں کو داد دی۔۔۔۔۔۔

ظاہر ہے ہمارے سب سے فیوریٹ بھائی کی شادی ہے ہم رنگ نہیں جمائے گے تو کون جمائے گا۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا تو سب مسکرا دیئے۔۔۔۔۔

اب ہم بھی نکلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔صائم نے اٹھتے ہوئے کہا تو اُنکے ساتھ ساتھ سب ہی اپنے گھر کو چل دیے۔

اج سعد کی برات تھی۔ مہندی کا فنکشن بھی کل رات خیر و برکات سے ہو گیا تھا۔۔۔دن کا فنکشن ہونے کی وجہ سے کسی کی بھی نیند نہیں پوری ہوئی تھی۔

صائم اور حنان سعد کے کمرے میں گھسے اُسے تیار کر رہے تھے۔۔۔۔۔کیا مسئلہ ہے تم دونوں کو نکلو یہاں سے میں خود ہو جاؤ گا تیار۔۔۔۔۔۔۔سعد نے تنگ ہوتے اُن دونوں کو باہر کا راستہ دکھایا جو اُسے تیار کم اور تنگ زیادہ کر رہے تھے۔۔۔۔

دیکھا یہ تو ابھی سے پرایا ہو گیا۔۔۔۔صائم نے اپنے فرضی آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

ابھی پاپا آجائے گے اور مجھے اس طرح دیکھ کے اج کے دن بھی جوتیاں پڑے گی تم دونوں کی وجہ سے۔۔۔۔سعد نے شیر وانی پہنتے ہوئے کہا اور اپنے بال سیٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

لڑکوں کہاں تک پہنچی تم لوگوں کی تیاری لڑکیاں بھی آگئی ہے تیار ہو کر اور برات نکلنے کا ٹائم بھی ہو گیا ہے 5 منٹ میں سب نیچے پہنچو۔۔۔۔

جبار صاحب کے کہنے پر تینوں 5 منٹ میں تیار ہو کر نیچے پہنچے تھے۔سعد نے وائٹ کلر کی شیر وانی پھن رکھی تھی۔

جب کہ صائم نے براؤن کلر اور حنان نے بلیک کلر کا ڈریس سوٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔۔

نیچے سب تیار اُنہی کا انتظار کر رہے تھے۔اُنکے اتے ہی انابیہ ہانیہ اور ردا آگے بھرتی سعد کو کلہ پہنانے لگی۔۔۔۔۔

چلے اب ہمارا نیگ نکالے۔۔۔انابیہ نے براؤن کلر کی شورٹ قمیض کے ساتھ

کیپری اور اوپر براؤن رنگ کی جعلی دار گاؤن پہنی ہوئی تھی۔ بالوں کو ہائی ٹیل میں قید کیا ہوا تھا۔اُسنے اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئی کہا۔۔۔۔۔۔ساتھ رداؤر ہانیہ بھی تھی۔۔۔ردانے بلیک کلر کی maxi پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔جبکہ ہانیہ نے مسٹرڈ کلر کے شورٹ فراک کے ساتھ کیپری پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

شروع ہو گیا تم لوگوں کا کام۔۔۔سعد کے کہنے پر انابیہ نے

بھر پور طریقے سے اپنا سر ہلایا اور اسکے جانب پھیلے ہوئے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔سعد کے کچھ کہنے سے پہلے ہی جبار صاحب نے 5000 کے کچھ نوٹ نکال کر اسکے ہاتھ میں رکھے تو وہ خوش ہوتی پیچھے کو ہٹ گئی۔

برات اپنی منزل پر پہنچی تو لڑکوں نے زور و شور سے بھنگڑے ڈالے۔۔۔۔۔۔لڑکی والے دروازے پر کھڑے مُسکراتے ہوئے اُنھیں دیکھ رہے تھے۔۔۔

آ گئے آپ لوگ اریبہ بیگم نے ثمینہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جنکے ساتھ ایان اور

زاہد صاحب تھے۔۔۔۔۔۔

ہاں ایان نے کہا کے سیدھا بنکیوٹ ہی چلے جائیں گے۔۔۔۔۔ ثمینہ بیگم کے کہنے پر اریبہ بیگم مسکراتی ہوئی اُنکے ساتھ اندر کی جانب چل دی جہاں لڑکی والے برات کا بھرپور طریقے سے استقبال کر رہے تھے۔۔۔

سعد بھائی جلدی سے اپنے جوتے اُتارے اور یہ چپل پہن لے۔۔۔۔

نکاح کے بعد سب سعد کو مبارک باد دے رہے تھے۔ جب انابیہ نے اسکے پاس اتے ہوئے اسکے کان میں کہا اور چپل اسکے سامنے رکھ دی۔۔۔۔۔۔ سعد نے حیران ہوتے اُسے دیکھا۔۔۔

لڑکی تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔۔۔ سعد کے کہنے پر انابیہ نے ادھر اُدھر نظر گھمائی اور سعد کے مزید قریب ہوئی۔۔۔

بھائی اسے پہلے کے آپکی سالیاں آپکا جوتا چورا لے اور بدلے میں آپکو بھاری بھرکم رقم دے کر اپنے جوتے لینے پڑے جلدی سے میری بات مانے۔۔۔۔۔ انابیہ کہتے

www.novelsclubb.com

ہوئے نیچے جھکی اور سعد کے جوتے اُتارنے لگی۔ مجبور ہوتے سعد نے اپنے جوتے اتار دیئے اور انابیہ کی دی ہوئی چپل پھن لی۔۔انابیہ فوراً جوتے لیتی بھاگی تھی۔۔۔جب کہ سعد کے پاس کھڑا اصائم مسکراتے ہوئے

اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔اسٹیج کے پاس بیٹھے ایان کی نظروں نے اُسکا دور تک پیچھا کیا۔۔۔۔۔

حیات کی انٹری ہو رہی تھی جب وہ برائیڈل روم کی جانب بھری جہاں اُسنے کچھ دیر پہلے جوتے چھپائے تھے تاکہ لڑکی والوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ وہ ابھی اندر گھسی ہی تھی کہ سامنے کھڑے ایان کے ہاتھ میں جوتے دیکھ چونکی۔۔۔

آپ کون ہے اور یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟؟؟ یہ جوتے میرے ہے دے مجھے۔۔۔۔انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جو چہرے پر مسکراہٹ سجائے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیکن یہ جوتے تو کسی مرد کے ہے۔۔۔۔۔ایان نے ہنستے ہوئے کہا

آپکو اس سے کیا یہاں پر رکھے تو میں نے تھے دے مجھے۔۔۔۔۔۔

یہ جوتے تو اب تمہیں کبھی نہیں ملے گے۔۔۔۔ایان کے کہنے پر انابیہ نے تیوری چڑھائی۔۔۔۔۔

ایسے کیسے نہیں ملے گے۔واپس کرے مجھے جوتے۔۔۔۔۔انابیہ نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا تو ایان پیچھے کو ہٹا۔۔۔۔

دیکھے۔۔۔اسے پہلے کے جوتوں کو کوئی اور دیکھلے آپ واپس کر دے مجھے۔۔۔۔انابیہ نے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔تم لڑکیوں کو اتنا کریز کیوں ہوتا ہے اپنے بہنوئی کے جوتے چورا کر نیگ لینے کا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں ہوتا ہے ہمیں کریز لیکن اس سے آپکو۔۔۔۔۔۔۔ایان کے پوچھنے پر انابیہ کہتی کہتی رکی۔۔۔۔

ایک منٹ کون بہنوئی۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

ظاہر ہے سعد بھائی جنکے جوتے چرائے ہے تمنے۔۔۔ایان نے جوتے اسکے سامنے کرتے ہوئے کہا چہرے پر مسکراہٹ ابھی بھی سجی ہوئی تھی۔۔۔

سعد بھائی میرے بہنوئی نہیں ہے میں اُنکی کذن ہوں اور یہ جوتے میں نے چرائے نہیں ہے چھپائے ہے تا کہ لڑکی والے نہ لے لے۔۔۔۔انابیہ نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے ساری بات سمجھائی۔۔۔۔

اوہ!!!یعنی کہ تم سعد بھائی کی کزن ہو۔میں سعد بھائی کا فیملی فرینڈ ہوں۔۔۔مطلب ہم ایک ہی ٹیم میں ہے۔۔۔ایان کے کہنے پر انابیہ نے زور سے ہاں میں سر ہلایا اور دونوں زور سے ہسنے لگے۔۔۔۔

تم بُہت کیوٹ ہوں انابیہ۔۔بلکل angel جیسی آئی وش میری بھی تمہاری جیسی بہن ہوتی۔۔۔۔۔انابیہ اب اریبہ بیگم اور ثمینہ بیگم کے پاس کھڑی اُنھیں اپنے

اور ایان کے کچھ دیر پہلے ہونے والی گفتگو سنا رہی تھی۔جب ایان نے مُسکراتے ہوئے انابیہ کو کہا۔۔۔۔۔۔

میں ہوں ہی بُہت کیوٹ۔کوئی بھی مجھے ناپسند نہیں کر سکتا۔۔۔۔انابیہ نے اپنے گالوں پر ہاتھ رکھتے کہا تو ایان کے ساتھ ساتھ اریبہ اور ثمینہ بیگم بھی مسکرا دی۔۔۔۔۔۔۔

ثمینہ بیگم نے ہنستے ہوئے انابیہ کو اپنے ساتھ لگایا۔۔۔ماشاللہ بُہت پیاری بچی ہے۔۔۔۔۔انہوں نے انابیہ کو پیار سے کہا۔۔۔۔

انابیہ یار سعد کے جوتے دے دو اب تو رخصتی بھی ہونے والی ہے۔۔۔۔صائم اسکے پاس آتا اُسے اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں رخصتی کا شور اٹھا تو برات دلہن کو لیتی واپسی کے راستے پر چل دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپکو پتہ ہے بھائی وہ اتنی کیوٹ ہے۔میں نے تو اُسکا نام angel رکھ دیا ہے۔ہم دونوں ایک ٹیم میں ہوتے ہوئے آپس میں ہی

اُلجھ رہے تھے۔لیکن اسکی باتیں اتنی مزے کی تھی کہ--------

ایان بس کر دو-----ایان وہاب کے بیڈ پر بیٹھا اُسے کل اپنی اور انابیہ کی ملاقات کا بتا رہا تھا جب وہاب نے اُسے ٹوکا۔

میں جب سے آیا ہو تمہاری اور تمہاری angel کی کہانیاں ہی سنی جا رہا ہوں۔چلو نکلو یہاں سے مجھے ریسٹ کرنے دو پھر میں نے ولیمہ بھی اٹینڈ کرنا ہے ورنہ سعد ناراض ہو جائے گا-------وہاب نے اُسے باہر کا راستہ دکھایا تو وہ بیچارا منہ بسورتا باہر چلا گیا۔

ولیمے کی تقریب بھی banquet میں منعقد کی گئی تھی۔۔۔۔

ہال کی لائٹس آف تھی۔ سپوٹس لائٹس دولہا دلہن پر فوکس تھی۔ سعد بلیک ڈریس سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ جب کہ حیات نے پیچ کلر کی لونگ ٹیل maxi پہن رکھی تھی۔

حیات سعد کے ہمراہ اسکے بازو میں اپنا بازو سجائے قدم قدم اٹھاتی سٹیج کی جانب آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب کے اسٹیج کے پاس کھڑی یونگ جنریشن ہوٹنگ کرنے میں مصروف تھی۔ انابیہ نے بلیک کلر کی ساڑھی پہن رکھی تھی۔ بالوں کو کرل کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ جب کے صائم نے بلیک شلوار قمیض کے ساتھ اُسی رنگ کا پرنس کوٹ پہنا ہوا تھا۔

چلواؤ میرے ساتھ شوٹنگ کرواتے ہے۔۔۔ صائم انابیہ کا ہاتھ تھامے اُسے سائڈ پر لے آیا جہاں فوٹو گرافر تمام فیملی ممبرز کی پک لے رہے تھے۔ وہ دونوں ایک

دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔صائم انابیہ کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

صائم کیا کر رہے ہیں آپ؟؟؟ایسے کیوں دیکھ رہے ہے مجھے

پک اچھی نہیں آئے گی۔۔۔۔انابیہ نے اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں کوئی مسئلہ ہے تمہیں۔۔۔۔صائم کے کہنے پر انابیہ نے شرماتے ہوئے اپنا سر جھکا لیا۔۔اور اُسی وقت فوٹو گرافر نے ایک حسین لمحہ اپنے کیمرے میں کیچ کر لیا۔

بُہت مبارک ہو buddy!!!!! وہاب نے سعد کو گلے ملتے ہوئے مبارک باد دی۔۔۔۔وہاب نے بلیک کلر کی پینٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ اور اوپر بلیک کوٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ویسے تو آج بھی نہ آتا نہ تو یقین کر مجھے کوئی دکھ نہ ہوتا۔۔۔۔۔سعد کے کہنے پر وہاب ہنس دیا۔۔۔۔

مما آج angel نظر نہیں آ رہی۔۔۔۔۔ایان نے انابیہ کو ڈھونڈتے ہوئے سمینہ بیگم سے کہا۔۔۔

مجھے تو انابیہ اپنے وہاب کے لیے بُہت پسند ہے۔۔بس اریبہ کو شادی سے فری ہونے دو میں نے فوراً رشتہ مانگ لینا ہے وہاب کی اب ایک نہیں سنو گی میں ۔۔۔۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے ایان اور زاہد صاحب سے کہا۔۔۔۔۔

بیگم صاحبہ جیسے آپکو مناسب لگے۔۔۔۔۔۔زاہد صاحب نے مُسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ رہی angel۔۔۔۔۔۔۔ایان انابیہ کی جانب اشارہ کرتا اسکے پاس چل دیا جو

صائم کے ہمراہ اسٹیج کی جانب جا رہی تھی۔۔۔

تم کہا جا رہے ہو؟؟ وہاب جو اسٹیج سے اُتر کر اُنکی جانب آ رہا تھا ایان کو اسٹیج کی طرف جاتے دیکھ اُسے پوچھنے لگا۔۔۔

میں angel سے ملنے جا رہا ہوں۔۔۔۔ایان نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہاب اُسکا بازو پکڑتا اُسے اپنے ساتھ لے آیا۔۔۔۔

چپ کر کے یہاں بیٹھے رہو۔۔۔۔زاہد صاحب اور ثمینہ بیگم کے پاس بیٹھتے ہوئے اُسنے ایان کو حکم دیا۔۔۔۔جو آج وہاب کے انے کا افسوس کر رہا تھا۔

انابیہ آپی آپکو ماما بولا رہی ہے۔۔۔ہانیہ نے اُسے اطلاع دی۔

ماما کہاں ہے؟؟؟؟انابیہ نے سوال کیا

ابھی تو یہی تھی۔۔۔۔۔ہانیہ نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں خود دیکھ لیتی ہوں۔۔۔وہ کہتی آسیہ بیگم کو ڈھونڈتی نیچے اتر آئی۔۔۔۔۔۔

ویسے بھائی ماما یونہی کسی کی زندگی برباد کرنے کے چکر میں ہے۔جبکہ آپ جیسے ہٹلر کے ساتھ میرے علاوہ کوئی گزارا نہیں کر سکتا۔۔۔ایان نے اُسے غصے میں دیکھتے ہوئے کہا جو اُسے یہاں سے اٹھنے ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

میں بھی اپنی ساری زندگی تمہارے ساتھ ہی گزارنا چاہتا ہوں!!!!!! my dear brother

وہاب نے ہنستے ہوئے کہا تو ایان نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔۔

استغفراللہ۔۔۔۔بھائی کتنی خوفناک سوچ ہے آپکی۔۔۔۔مجھے چھوڑے یہاں بہت ساری لڑکیاں ہے کوئی ایک پسند کر لے جسے میں خوشی خوشی اپنی بھابھی بنا لوں۔۔۔۔۔۔ایان نے مسکراتے ہوئے آس پاس نظر گھمائی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایان تم اپنی فضولیات اپنے تک محدود۔۔۔۔وہاب اُسے جواب دیتے دیتے رکا

اسکی نظر سامنے جمی تھی۔جہاں ہال کے دروازے کے پاس انابیہ فون کان سے

لگائے کسی کو کال کر

رہی تھی۔اور دروازے کے عین اوپر شیشے کے اوپر بلیک کلر کا

"WE CREATED YOU IN PAIRS"

پینٹ کروا کر لگایا گیا تھا۔لیکن شاید وہ مضبوطی سے نہیں لگا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ

نیچے کی جانب ڈھلک رہا تھا۔

وہاب نے ایک نظر اس گرتے ہوئے شیشے کے فریم پر ڈالی اور دوسری نظر نیچے

کھڑی لڑکی پر۔۔۔اور وہ فوراً اُسکی جانب لپکا۔۔۔

انابیہ اپنا فون بیگ میں رکھ رہی تھی جب اُسے کسی چیز کی ہلکی سی آواز محسوس

ہوئی۔اُسنے اوپر کی جانب دیکھا تو شیشے کا بنا فریم اسکے اوپر ہی گر رہا تھا وہ خوف سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چیختی اپنے سر کو بازؤں میں چھپا گئی۔۔۔۔۔

ٹھا۔۔۔۔کی آواز پر سب نے نظریں اٹھا کر اُس جانب دیکھا جہاں سے آواز آئی تھی۔۔۔۔

وہاب اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر پر کرس کروس کے انداز میں رکھے انابیہ کے اوپر جھکا ہوا تھا یوں جیسے اُسنے انابیہ کو اپنے وجود میں چھپا لیا ہو۔اور انابیہ اپنا سر بازووں میں چھپائے گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی۔

اُسے شیشہ گر کر ٹوٹنے کی آواز آئی تو اُسنے خوفزدہ ہوتے چہرے کو اٹھا کر دیکھا تو کوئی اسکے اوپر جھکا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

شیشے کا فریم وہاب کی کمر پر گرتا ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔

وہاب اپنے سر سے اپنے ہاتھ ہٹاتا سیدھا ہوا۔۔تو انابیہ بھی سیدھی کھڑی ہونے لگی لیکن کھڑے ہونے سے پہلے ہی اُسکا ہیل میں قید پاؤں ڈگمگایا اور وہ زمین بوس ہونے لگی تھی جب وہاب نے اُسکا ہاتھ پکڑتے اُسے گرنے سے بچایا اور اُسے اپنے

سامنے کھڑا کیا۔۔۔

آپ ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟؟ وہاب نے اُسے پوچھا تو انابیہ نے اپنی آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔۔ وہاب پریشان سا اُسے دیکھ رہا تھا جبکہ انابیہ کی آنکھوں میں خوف اور ڈر جگمگا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہاب کی نظریں اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔انابیہ کا ہاتھ اب تک اسکے ہاتھ میں تھا۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔ آپکا خون نکل رہا ہے۔۔آپ ٹھیک ہے؟؟؟؟؟؟ انابیہ نے وہاب کے کان کے پیچھے سے نکلتے خون کو دیکھ فکر مندی سے پوچھا جبکہ وہاب اسکی آنکھوں میں اپنی گرے رنگ کی آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔انابیہ کی آنکھوں میں اب خوف اور ڈر کی جگہ فکر مندی تھی۔۔۔۔

انابیہ تمہیں کہیں لگی تو نہیں تم ٹھیک ہوں؟؟؟؟ صائم نے اسکے پاس

آتے ہوئے اُسے اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں صائم اُنھیں چوٹ لگی ہے۔۔۔۔انابیہ نے وہاب کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ابھی تک ساکن کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔جب اُن دونوں کے گرد سب لوگ جمع ہونے لگے۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔آپکو چوٹ لگی ہے آپکا خون نکل رہا ہے۔۔۔۔۔ایان نے وہاب کے پاس اتے ہوئے ٹشو سے اُسکا خون صاف کیا لیکن خون رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔اسکی سفید شرٹ بھی خون آلودہ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

بھائی آپ ٹھیک ہے؟؟؟؟؟؟وہاب کی جانب سے جواب نہ ملتا دیکھ ایان نے اُسے ہلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔ہاں میں ٹھیک ہوں یہ بس چھوٹی سی چوٹ ہے۔۔۔۔وہاب نے اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں کچھ لمحے پہلے انابیہ کا ہاتھ تھا اور پھر ایان سے ٹشو لیتے اپنا خون صاف کیا جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ چھوٹی سی چوٹ ہے تمہارا خون بند نہیں ہو رہا چلو ہاسپٹل۔۔۔زاہد صاحب اور ثمینہ بیگم نے اُسے کہا اور وہاب کو لے کر باہر کی جانب چل دیئے۔۔۔۔

جب کہ سعد جو انابیہ کی خیریت دریافت کر رہا تھا وہاب کو باہر جاتا دیکھ اسکی جانب بھاگا۔۔۔۔

ماما بابا میں ٹھیک ہو مجھے کوئی چوٹ نہیں لگی بلکہ اُنھیں چوٹ لگی ہے انکا خون نکل رہا ہیں۔۔۔انابیہ نے اس جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں کچھ دیر پہلے وہاب موجود تھا۔

لیکن اب وہاں کوئی بھی نہیں تھا سعد کو باہر جاتا دیکھ حنان اور یاسر صاحب بھی اسکے پیچھے چل دیئے۔

وہاب۔۔۔سعد کے بلانے پر اُسنے رک کر پیچھے دیکھا۔۔وہ اسکی طرف آ رہا تھا۔

!!!!!Thank you Wahab

تمہیں زیادہ چوٹ لگی ہے وہاب؟؟؟؟۔۔۔سعد وہاب کا شکریہ ادا کر رہا تھا جب اُسکا خون دیکھ فکر مند ہوا۔۔۔۔حنان اور یاسر صاحب بھی اب اُنکے پاس اچکے تھے۔۔۔

نہیں سعد میں ٹھیک ہو بس چھوٹی سی چوٹ ہے مما پاپا یونہی پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔۔وہاب نے سعد کو دیکھتے ہوئے کہا تو یاسر صاحب آگے بڑھے اور وہاب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔بیٹا میں تمہارا بُہت شکر گزار ہوں اج اگر تم نہ ہوتے تو نا جانے انابیہ کو کیا ہو جاتا۔۔۔۔۔۔انکل شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔وہاب نے انکا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکہ انابیہ کا نام سنتے ہی ایان اور ثمینہ بیگم نے چونک کر اُنھیں دیکھا وہ اندر جمع لوگوں کی وجہ سے اس لڑکی کو نہیں دیکھ پائیں تھے۔۔۔۔۔angelٹھیک ہے سعد بھائی۔۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انابیہ کیسی ہے ؟؟؟۔اُسے کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔۔۔ایان کے ساتھ ساتھ ثمینہ بیگم نے بھی آگے ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں آنٹی آپ فکر نہیں کرے وہ ٹھیک ہے وہاب کی وجہ سے اُسے کچھ نہیں ہوا۔۔۔سعد نے اُنھیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

میں چلتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔سعد نے وہاب کے ساتھ چلنے کا کہا تو ایان نے اُسے روک دیا۔۔۔۔۔

سعد بھائی ایسے اچھا نہیں لگے گا آپ یہی پر رہے ہم بھائی کو لیجاتے ہے۔۔۔میں ہاسپٹل سے اتے ہی آپکو بھائی کی اطلاع دے دو گا۔۔۔۔۔ایان کے کہنے پر سعد نے سر ہلانے میں اکتفا کیا تو وہ وہاب کو لے کر پارکنگ کی جانب چل دیا زاہد صاحب اور ثمینہ بیگم بھی اُنکے ساتھ تھی۔۔۔اُنھیں جاتا دیکھ سعد حنان اور یاسر صاحب کو لیتا اندر کی جانب چل دیا۔

www.novelsclubb.com

اللہ کا شکر ہے تمہیں کہیں چوٹ نہیں لگی۔۔۔صائم انابیہ کو پانی دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

صائم میں ٹھیک ہو دیکھے مجھے کہیں کچھ بھی بھی ہوا۔۔۔انابیہ نے صائم کے سامنے گھومتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔اللہ اس بچے کا بھلا کرے اسکی وجہ سے تمہیں کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔آسیہ بیگم انابیہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔جب انابیہ کی نظر سامنے اتے سعد پر پڑی۔۔۔۔

سعد بھائی آپ اُنھیں جانتے ہے کیا؟؟؟؟وہ ٹھیک ہے ؟؟؟اُنکا کتنا زیادہ خون نکل رہا تھا۔۔۔انابیہ کے پوچھنے پر سعد نے اسکو بتایا کہ وہ ایان کا بھائی ہے اور میرا دوست اور اُسے ہسپتال لے کر گئیے ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ انابیہ کو بتاتا صائم کے ہمراہ مینیجر کے پاس گیا۔۔۔۔

آپکو ذرا سا بھی اندازہ ہے کہ آپکی لاپروائی کی وجہ سے اج کسی کی جان جا سکتی تھی۔۔۔۔صائم اپنا غصہ مینیجر پر نکال رہا تھا۔۔۔۔

I am very sorry sir!!!!

اتنا بڑا حادثہ ہو گیا ہے آج آپکی لاپروائی کی وجہ سے اور آپ صرف سوری کہہ رہے ہیں ہم آپکے خلاف لیگل ایکشن لے سکتے ہیں جس کی بنیاد پر آپکا یہ بنکیوت شٹ ڈاؤن ہو سکتا ہے۔۔۔۔سعد نے مینیجر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

سر ہم آپسے معافی چاہتے ہیں ہماری لاپروائی کی وجہ سے آج یہ حادثہ ہوا ہے ہم آئندہ احتیاط کرے گے سر۔لیکن پلز آپ کوئی لیگل ایکشن مت لے سر۔۔۔۔مینیجر اُن دونوں کے سامنے منتیں کرتے ہوئے کہہ رہا تھا جب یاسر صاحب اور جبار صاحب چلتے ہوئے اُنکے پاس آئے۔۔۔

سعد جو ہونا تھا بیٹا ہو گیا ہے۔چھوڑو ان سب باتوں کو اور چلو ہمارے ساتھ حیات کر

گھر والے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

جبار صاحب آس کو کہتے اُسے اپنے ہمراہ لے گئے جب مینیجر نے سکھ کا سانس لیا۔

مما میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہو۔۔۔۔وہاب نے ثمینہ بیگم کو تسلی دی جو اسکے پاس بیڈ پر ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔

بھائی میں آج رات آپکے پاس ہی رک جاتا ہوں۔۔۔۔۔

بلکل نہیں سب سے پہلے تم نکلو یہاں سے۔۔۔۔ایان کے کہنے پر وہاب نے صاف انکار کیا۔۔۔

وہاب تم مجھے اپنی کمر دکھاؤں کہیں وہاں پر تو چوٹ نہیں لگی۔۔۔۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔

مما مجھے صرف ہاتھوں پر معمولی سی خراشیں ائی ہے۔اور کان کے پیچھے چوٹ لگی ہے۔۔۔باقی کہیں کچھ نہیں ہوا آپ پلز فکر مند نہ ہو۔۔۔۔۔وہاب نے اپنے ہاتھوں کو آگے کرتے ہوئے کہا جہاں شیشہ لگنے کی وجہ سے اُسے خراشیں ائی تھی۔۔۔۔

تم ریسٹ کرو بیٹا اب۔۔۔۔۔زاہد صاحب ثمینہ بیگم اور ایان کو لیتے باہر کی جانب چل دیئے۔۔۔

وہاب کو اپنے سر پر ٹھیس اٹھتی محسوس ہو رہی تھی۔کان کے پیچھے لگی چوٹ پر 4 ستیچز لگے تھے جس وجہ سے اُسے پورے سر میں درد محسوس ہو رہی تھی۔وہاب سیدھا لیٹتے ہوئے اپنی آنکھیں موند گیا جب اسکے خیالوں میں ایک چہرہ لہرایا۔۔۔

"آپ کا خون نکل رہا ہیں۔آپ ٹھیک ہے ؟؟؟"

وہ آنکھوں میں فکر مندی لیے وہاب سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

وہاب نے فوراً اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔۔اسکی دل کی رفتار تیز ہو رہی تھی۔

کیا ہو گیا ہے مجھے۔۔۔اُسنے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔وہاب اپنی سوچوں کو جھٹکتا سونے کے لیے لیٹ گیا۔دوائیوں کا اثر تھا کے وہ جلد ہی نیند کی وادیوں میں اُتر گیا۔

اہھم۔۔۔۔وہ پوری رات اس واقعے کو ہی سوچتی رہی اور وہاب کے لیے فکر مند ہوتی رہی۔وہ ایسی ہی تھی کوئی حادثہ اسکے ذہن سے اتنی آسانی سے جاتا ہی نہیں تھا۔داؤد صاحب اور ہنہ کی وفات پر بھی وہ اسی طرح کتنے دن راتوں کو ڈر

کر اٹھ جاتی تھی۔ابھی اُسے سوئے آدھا گھنٹہ ہی گزرا تھا جب اُسے پھر وہی حادثہ

خواب کی صورت میں ڈرا گیا اور وہ چیختی آٹھ بیٹھی۔

اُسکا چہرہ پسینے سے شرابور تھا۔سانسیں پھول رہی تھی اُسنے فوراًا اپنے پمپ کا استعمال کیا۔

پتہ نہیں انکوں کتنی چوٹ لگی ہو گی؟؟؟؟انابیہ نے وہاب کے لیے فکر مند ہوتے اپنا فون اٹھایا تو ابھی صبح کے 9 بجے تھے۔

اُسنے کچھ سوچتے ہوئے سعد کو کال ملا دی۔۔۔۔۔

ہیلو!!!!!سعد کی نیند میں ڈوبی آواز گھونجی۔۔۔۔۔۔

سعد بھائی میں جانتی ہوں آپکو صبح صبح تنگ کر دیا لیکن مجھے فکر ہو رہی تھی آپکے دوست کی.کیا اُنھیں زیادہ چوٹ لگی ہیں؟؟؟؟؟انابیہ نے پریشان ہوتے پوچھا۔

ہاں وہ ٹھیک ہے انابیہ اسکے ہاتھوں میں خراشیں ائی ہیں اور کان کے پیچھے 4 سٹیچز لگے ہیں۔۔۔۔۔۔ایان نے جو سعد کو بتایا تھا اُسنے انابیہ کو بتا دیا۔۔۔۔

کیا؟؟؟4سٹیچز!!!!!!انابیہ اب زیادہ فکر مند ہوئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم فکر مت کرو بیٹا اس سخت جان کو 4 سٹیچز کچھ بھی نہیں کہیں گے وہ اس وقت بھی یقیناً آفس کے لیے تیار ہو رہا ہو گا۔۔۔۔۔۔سعد نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

بھائی مجھے اُنھیں مل کر thank you اور سوری کہنا چاہیے۔آپ مجھے لے جائے گے اُنکی طرف۔۔۔۔۔انابیہ کافی شرمندہ ہو رہی تھی کہ اُسے بچاتے ہوئے وہاب کو کافی چوٹ لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اچھا آج تو میں اپنے سسرال ہوں۔کال تمہیں لے جاؤ گا میں تم فکر مند مت ہونا اب۔۔۔۔۔سعد اسکی نیچر سے واقف تھا کہ وہ فکر مند ہوتی رہے گی اور اپنے آپ کو blame کرتی رہے گی

اس لیے وہ حامی بھر گیا۔

اوکے بھائی!!!!!!انابیہ فون رکھتی فریش ہونے چلی گئی کیونکہ اب اُسے نیند تو نہیں انے والی تھی۔

میم!!! سعد صاحب کے ساتھ کوئی لڑکی ائی ہیں وہ آپکا پوچھ رہے ہیں میں نے اُنھیں ڈرائنگ روم میں بیٹھا دیا ہے۔۔۔۔ ثمینہ بیگم اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی۔جب پاکیزہ نے اُنھیں سعد اور انابیہ کے انے کی اطلاع دی۔

اچھا میں اتی ہوں۔۔۔۔وہ کہتی ڈرائنگ روم کی جانب چل دی۔

السلام و علیکم!!!!ثمینہ بیگم نے اندر اتے سلام کی تو انابیہ اٹھ کر اُنکے گلے ملی۔۔۔۔۔۔

مجھے بہت خوشی ہوئی بیٹا تمہارے انے سے۔۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آنٹی یہ تو کل سے میرے پیچھے پڑی ہے کہ مجھے وہاب کی طرف لے چلو میں اُسے

خود thank you کہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔سعد نے ہنستے ہوئے آسیہ بیگم کو بتایا۔۔۔۔۔

وہاب تو اس وقت گھر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے اُنھیں بتایا۔

میں جانتا تھا آنٹی میں نے اسے کہا بھی تھا but یہ خود آنا چاہتی تھی یہاں۔۔۔۔۔سعد نے انابیہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

آنٹی اُنکی طبیعت کیسی ہے اب؟؟؟؟انابیہ نے ثمینہ بیگم سے وہاب کی خیریت درافت کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ ٹھیک ہے بیٹا تم اتنا پریشان مت ہو۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے اُسے تسلی دی۔

آنٹی یہ میں وہاب کے لیے لے کے ائی ہوں۔آپ اُنھیں دی دیجیے گا۔۔۔۔۔انابیہ نے ایک گلدستہ اور ساتھ ایک giftbag ثمینہ بیگم کو پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا اسکی کیا ضرورت تھی؟؟؟؟ثمینہ بیگم نے giftbag دیکھتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔

آنٹی کچھ زیادہ نہیں ہے۔۔میں بہت شرمندہ ہو میری وجہ سے اُنھیں کافی چوٹ

لگ گئی۔۔۔۔۔انابیہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

انابیہ بیٹا ایسی کوئی بات نہیں ہے جو چوٹ قسمت میں ہو وہ مل کر ہی رہتی

ہے۔۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے انابیہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا آنٹی اب ہم چلتے ہیں۔۔۔۔سعد نے اٹھتے ہوئے اجازت طلب کی۔۔۔۔۔

بیٹا یہ کیا آپ لوگوں نے تو کچھ کھایا بھی نہیں۔۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے سامنے پڑے

لزوات کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آنٹی پھر کبھی سہی ابھی ممی بار بار کالز کر رہی ہے گھر مہمان ائے ہوئے

ہیں۔۔۔۔۔سعد نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو ٹھیک ہے۔۔۔۔بیٹا دوبارہ ضرور انا۔۔سمینہ بیگم سعد کو کہتی انابیہ کے سر پر پیار

دیتے اُسے دوبارہ انے کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

ان شاءاللہ آنٹی میں ضرور اوٗں گی۔۔۔۔۔انابیہ کہتی سعد کے ساتھ باہر چل دی۔

تم کہاں ہوں انابیہ ؟؟؟؟میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔انابیہ سعد کے ساتھ واپسی کے راستے پر تھی جب اُسے صائم کی کال ائی۔۔۔

صائم میں بس 5 منٹ میں گھر پہنچ رہی ہوں۔۔۔۔۔اُسنے کہتے فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

اللہ حافظ بھائی!!!!!سعد انابیہ کو اسکے گھر چھوڑتا خود واپس چلا گیا۔۔۔۔انابیہ اُسے جاتا دیکھ خود بھی اندر کی جانب بھاگی۔۔۔۔۔۔۔

میں کب سے تمھارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔صائم نے اندر آتی انابیہ کو دیکھ شکوہ کیا۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔اُسنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

آپ بس مجھے 10 منٹ دے میں ابھی ریڈی ہو کر آتی ہوں۔۔۔۔۔انابیہ کہتی اوپر اپنے کمرے کی جانب لپکی۔۔۔۔۔۔

پورے 10 منٹ بعد وہ تیار نیچے اُتری۔وہ آج بلیو جینز کے ساتھ بلیک لوز ٹاپ پہنے ہوئے تھی۔۔۔

چلے؟؟؟؟اسکے آتے صائم نے پوچھا تو اُسنے ہاں میں سر ہلا دیا۔

آپ کب واپس آئے گے صائم؟؟؟انابیہ نے ریسٹورانٹ میں بیٹھے کھانا کھاتے

ہوئے پوچھا۔۔۔

تمہاری برتھڈے سے 10 دن پہلے آجائے گے میں اور حنان۔۔۔۔صائم نے کھانا کھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پورے ڈیڑھ ماہ نہیں یہ شاید دو ماہ کے لیے جا رہے ہیں آپ۔۔۔۔انابیہ نے انگلیوں میں گنتے ہوئے کہا تو صائم مسکرا دیا۔۔۔۔

ہاں اور پھر آتے ہی تمہیں رخصت کروا کر لے اؤ گا۔۔۔۔۔۔صائم نے ہنستے ہوئے کہا۔

اپنا خیال رکھنا اور ماما کا بھی۔میں اُنھیں مرزا منشن ہی چھوڑ کر جاؤ گا کل ایئرپورٹ جانے سے پہلے۔۔۔۔صائم نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا تو اُس نے اَپنا سر ہلا دیا۔۔۔

آپ مجھے میری برتھڈے پر کیا گفٹ کرے گے۔۔۔۔۔انابیہ نے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمہیں کیا چاہیے ؟؟؟صائم نے اب اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملائے اپنی تھوڑی کے نیچے رکھا ہوا تھا۔اور اپنی نظریں انابیہ پر جمائی ہوئیں تھی۔۔۔۔

مجھے۔۔۔۔اممم۔۔۔۔۔اب انابیہ اپنی انگلی تھوڑی پر رکھے پر سوچ انداز میں صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جو بھی آپکو اچھا لگے۔۔۔۔انابیہ نے صائم کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر ہسنے لگی۔۔۔۔

انابیہ میں تمہیں بہت بڑا سرپرائز دوگا تمہاری برتھڈے پر۔۔۔۔۔۔

کیسا سرپرائز؟؟؟؟صائم کے کہنے پر انابیہ نے فوراً سے سوال کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر سرپرائز بتا دیا تو پھر سرپرائز کیسا بد ھو۔۔۔۔۔۔صائم نے کہتے ہوئے اُسکا ناک کھینچا جو اُسکا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

وہاب اپنے سامنے پڑا giftbag کھول رہا تھا۔ ثمینہ بیگم کے بتانے پر وہ

giftbag اوپر ہی لے آیا تھا۔ پاس پھولوں کا گلدستہ بھی پڑا تھا۔ اُسنے بیگ کھولا تو

اس میں ایک چھوٹا سا باکس تھا اور ساتھ ایک چھوٹا سا thank you کارڈ رکھا

ہوا تھا۔ وہاب نے باکس سائڈ پر رکھتے ہوئے کارڈ کھولا تو اس پر۔۔۔۔۔۔۔

"آپکا بہت شکریہ آپکی وجہ سے میں کسی بڑے نقصان سے بچ گئی۔ اور دل سے

معذرت آپکو میری وجہ سے کافی تکلیف اٹھانی پڑی۔"

Get well Soon!!!!!

From ANABIYA....

یہ لکھا ہوا تھا۔ وہاب نے کارڈ پڑھ کر باکس اوپن کیا تو اس

میں بہت نفیس کف لینک سٹڈ تھے۔۔۔ وہ اُنھیں سائڈ پر رکھتا فریش ہونے چلا

گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فریش ہو کر اُسنے گلدستے کو اپنے سائڈ ٹیبل پر پڑے vase میں سجادیا۔اور

giftbag پکڑ کر اپنے وارڈروب میں رکھتا سونے کے لیے لیٹ گیا۔

لیکن نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی اسکے ذہن میں بار بار وہی چہرہ لہرا رہا تھا

وہی فکرمندی میں ڈوبی ڈارک براؤن آنکھیں۔۔۔وہاب کی لاکھ کوشش کے با

وجود وہ اپنے ذہن سے یہ خیال نہیں جھٹک پا رہا تھا۔

اُف یار کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔وہ اٹھتا پانی پینے لگا۔

اور سونے کا ارادہ ترک کر کے اپنے لیپ ٹاپ پر کل کی پریزنٹیشن ریڈی کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

--

جاری ہے

قسمتوں کا لکھا از ربیعہ ملک